روزمرہ کی مطلوبہ برکات

Blessings To Be Daily Sought

ہمیں روزانہ بہت سی عظیم برکات کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیں فضل کے تخت تک رسائی بھی حاصل ہے تا کہ ہم ان کے لیے درخواست کریں اور ان کو حاصل کر سکیں۔ ہمیں صرف ضرورت ہے یسوع مسیح کی اور جو کچھ آسمان پر یسوع مسیح میں ہے وہ سب ہمارے لیے ہے۔ لیکن روحانی برکات مانگنے سے پہلے ہمیں ان کی قدر کرنا سیکھنا چاہیے اور پھر ہمیں ان کے طلبگار بھی ایسے ہونا چاہیے جیسا خداوند نے مقرر کیا ہے۔ اس کے کلام میں یہ لکھا ہے۔۔۔ "ڈھونڈو تو پائو گے۔۔۔" (متی 7:7) آیئے اس کے فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں یہ توقع رکھتے ہوئے کہ وہ نہایت پر فضل ہوگا اور اس کے ہاتھ سے یہ سات اچھی چیزیں مانگیں:

۱۔ **اوّل ہے ایمان۔** یہ ایک عظیم برکت ہے کیونکہ یہ تمام برکات کے لیے دروازے کا سا کام کرتی ہے۔ جو ایمان رکھتا ہے وہ زندگی اور نیکی کی برکات کو حاصل کرنے کی مکمل توقع کر سکتا ہے۔ حقیقی ایمان دنیا پر غالب آتا ہے۔ محبت کی راہ سے کام کرتا، اور دل کو صاف کرتا ہے۔ یہ نئی پیدائش کا ثبوت، ابدی زندگی کا آغاز، اور تمام اچھے کاموں کا سبب ہوتا ہے۔ ایمان خدا کے وعدوں کی قدر کرتا، ان کو قبول کرتا اور ان کو خدا سے مانگتا ہے۔ یہ خداوند یسوع کو پہچانتا، قبول کرتا اور مضبوطی سے تھامے رہتا ہے۔ یہ خدا کے سب ہتھیار باندھنا، خداوند کے زور اور قدرت میں چلتا، خداوند کے نام سے آگے بڑھتا اور ہر دشمن پر غالب آتا ہے۔ یہ خداوند کا انتظار کرتا، اس کے وعدوں کو پکارتا، اور ہمارے لیے ہر ضروری برکت خداوند سے حاصل کرتا ہے۔ ایمان ہی خوف پر غالب آتا، شک کو کچلتا اور ہماری جانوں کو خوشی اور اطمینان سے بھر دیتا ہے۔ یہ تاریکی میں بھی آگے بڑھتا اور روشنی کا منتظر رہتا اور ہمیشہ خداوند اور اس کے کاموں کے بارے میں اچھا بلکہ بہترین نظریہ رکھتا ہے۔ اے خداوند! مجھے بھی ایسا ہی ایمان عطا فرما!

۲۔ **دوم ہے اچھی اور خوب امید۔** یہ فضل کے باعث پیدا ہوتی اور پاک روح کی قدرت کے وسیلہ ہم میں ظاہر ہوتی اور امید رکھنے والے کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دیتی۔ اس کی نگاہیں ہمیشہ مستقبل کی اچھی چیزوں پر لگی رہتی ہیں اور ہمیں مایوسی اور ناامیدی سے بچاتی ہے۔ اچھی امید ہماری جانوں کا ایسا مضبوط اور حقیقی لنگر ہے جو ہم پر ہونے والے رحم و ترس کی کشتی کو ہمارے لیے بڑے اور طوفانی سمندر میں بھی ثابت قدم رکھتا اور ڈوبنے نہیں دیتا چاہے کہیں پانی کم ہو، دلدل ہو یا سمندر میں چھپی ہوئی چٹانیں کیوں نہ ہوں۔ یہ امید ہمیں دکھائی نہ دینے والے خداوند کے ساتھ پیوستہ رکھتی اور ابدی تخت پر یعنی عرش تک پہنچا کر ہی دم لیتی ہے۔ اس کا مرکزِ نگاہ مسیح خداوند ہے، اس کے

وعدوں پر بھروسہ کرتی اور جلال، عزت اور بقا کی توقع رکھتی ہے۔ اے خداوند مجھے وہ مبارک اور پرفضل امید عطا کر جو مجھے روح القدوس کی قدرت کے وسیلہ ہمیشہ قائم رکھے! آمین۔

۳۔ **سوم ہے خیرات جو کبھی ناکام نہیں ہوتی۔** خدا کی محبت جو ہمارے دلوں میں انڈیلی گئی ہے وہ ہمیں خدا سے اور ان سب سے محبت کرنے کی طرف راغب کرتی ہے جن سے وہ پیار کرتا ہے۔ خیرات، ہمیشہ خدا کی طرف سے، خدا کے لیے اور خدا کی طرف لے کر جاتی ہے۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو پاکیزگی کے لیے محبت، خدا کے جلال کے لیے غیرت یا ہمیں خدا کے مقصد کے لیے وقف کرتی ہو جتنی یہ پاک اور آسمانی خیرات کرتی ہے۔ یہ خیرات خدا کی ذات سے شروع ہوتی اور ہمارے درمیانی خداوند یسوع کے دل سے ہوتی ہوئی روح القدوس کے وسیلے ہمارے دلوں تک پہنچتی ہے، اور ہمارے اندر اِلٰہی صفت نمایاں کرتی ہے۔ یہ خدا کو خوش کرنے میں کبھی ناکام نہیں ہوتی۔ یہ اپنی فطرت میں لافانی، کام میں زور آور اور نتائج میں جلالی ہوتی ہے۔ اے خداوند میرے دل میں اس خیرات کے لیے آسمانی پاک محبت ڈال تاکہ تیری یہ صفت ظاہر کرسکوں! آمین۔

۴۔ **چہارم ہے حلیمی و عاجزی۔** یہ ایک نہایت قیمتی فضل ہے۔ اس میں زیادہ خوبصورتی، پیار اور جلال ہے۔ یہ وہ پوشاک ہے جو ہمارے نجات دہندہ نے ہمیشہ پہنے رکھا۔ اس فضل نے ہی مُنجی کے کام اور کلام کو بے حد دلکشی عطا کی۔ یہ ہمارے لیے بھی بہترین لباس ہے کیونکہ اس کے بغیر ہماری جانیں بے لباس ہی ہوتی ہیں۔ (۱۔پطرس 5:3) اس کے فقدان کے باعث ہی کلیسیا تقسیم کا شکار ہے اور ایماندار اپنے اوپر بہت سی آزمائشیں اور صلیبیں لے کر آتے ہیں، اور مصیبتوں اور پچھتاوے کے تلخ بیج بو لیتے ہیں۔ اگر ہم حلیم اور شکستہ دل ہوں گے تو ہمیں خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہواہ ایسوں کے ساتھ رہتا ہے (یسعیاہ 15:57) اور ان کو محبت، خوشی اور خوشنودی عطا کرتا ہے (یسعیاہ 2:66)۔ غرور خدا کے نزدیک نفرت انگیز انسانوں کے لیے نقصان دہ اور ہمارے اندر شیطان کا گڑھ ہوتا ہے۔ خدا مغروروں کا مقابلہ کرتا (یعقوب 6:4) اور ان کو اپنے سے دور رکھتا اور اپنے نزدیک آنے کی اجازت نہیں دیتا چاہے وہ جتنی بھی کوشش کریں (زبور 6:88) وہ ان کو ہمیشہ کی بربادی سے ڈراتا ہے۔ اے خداوند مجھے حقیقی حلیمی و فروتنی عطا کر اور روز بروز اس میں بڑھنے کی توفیق عطا کر! آمین۔

۵۔ **پنجم ہے خدا کی مرضی کے آگے سر جھکانا۔** خدا کی مرضی کے عادتاً تابع ہونا ایک بڑی بات ہے۔ اور اس کی مرضی کو ہر مضمون، ہر چیز، ہر کام، اور ہر فیصلے میں اوّلیت دینا بہت زبردست بات ہے۔ اگر ایسا ہو تو ہمیں خوش ہونا چاہیے کیونکہ پھر کسی چیز کے لیے ہمیں پریشان کرنا ناممکن ہوگا اور کوئی چیز ہمیں طویل عرصے تک پریشان رکھ بھی نہ

سکے گی۔مگر ہماری ایک بری عادت ہے کہ ہم بہت جلد اپنی مرضی چلانے لگتے ہیں اور اپنے طریقے سے چلنا پسند کرتے ہیں اس بات پر غور کیے بغیر کہ آیا یہ خدا کی مرضی کے مطابق ہے بھی یا نہیں۔خدا کی مرضی ہمیشہ حکمت والی ہوتی ہے کیونکہ وہی حکمت والا خدا ہے۔اس کی مرضی راست ہونی چاہیے کیونکہ وہ اپنے سب کاموں میں پاک اور اپنی سب راہوں میں راست ہے،اس کی مرضی ہمیشہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ وہ محبت ہے،خدا کی مرضی ہمیشہ اس کے نام کو اونچا کرتی،اس کے لوگوں کا فائدہ کرتی،اور اس کے شیخی باز دشمنوں اور مخالفوں کو نیچا کرتی ہے۔خدا کی مرضی کے مزید تابع ہونے کے لیے کاش میری جسمانی سوچ بالکل ختم ہو جائے اور میری پوری جان اور زندگی خدا کی مرضی اور مقصد کے لیے مکمل طور پر تابع ہو جائے۔

۶۔ **ششم ہے مسیح کی پہچان کے علم کے لیے حکمت اور مکاشفہ کی روح۔** (افسیوں 17:1) اس کی ہمیں شدید ضرورت ہے اور ہمیں بلا ناغہ اس کے طلبگار رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہم مسیح کو ابھی بہت تھوڑا جانتے ہیں۔اس لیے ہمیں ضرورت ہے کہ وہ مبارک تسلی دینے والا ہم پر اپنی ذات کی عظمت، اپنے کردار کی خوبصورتی، اپنے کام کی وسعت،اپنی دلی محبت،اپنے خون کی صفات،اپنے فضل کی کثرت،اپنے رحم کی گہرائی،اپنی ہمدردی وشفقت کی نرمی، اپنی فرمانبرداری کی شان، اپنی مکمل حیثیت، اپنی فطرت کی کاملیت اور ناقابل تسخیر کمال ہم پر ظاہر کرے۔ تاکہ ہم اس کے جی اٹھنے کی قدرت،اور اس کو جان کر اس کی موت کے مشابہہ ہو سکیں تاکہ ہم بھی اس کی طرح جی اٹھیں! اے پاک روح یہ تیری قدرت ہے کہ تو خداوند یسوع کو ظاہر کرے،اور تیرا کام ہے کہ تو اسے جلال دے اور اس کو ہم میں ظاہر کرے؛ تیری منت کرتا ہوں کہ ہم میں حکمت اور مکاشفہ کی روح بن تاکہ ہم مسیح کو پورے طور پر جان سکیں، اس سے پورے دل سے محبت رکھ سکیں، اپنے بدن، روح اور جان کے وسیلے اس کا جلال ظاہر کریں! تاکہ اس کو زیادہ سے زیادہ جان سکیں، اس پر زیادہ بھروسہ کریں،اس کی مانند زیادہ بنیں،اس سے زیادہ محبت رکھیں، اور ہلاک ہونے گناہگاروں کو زیادہ سے زیادہ اس کے بارے میں بتا سکیں!

۷۔ **ہفتم ہے افادیت۔** اُس دل کی کیا کیفیت ہوگی جو ایک بیکار زندگی بسر کرنے کے لیے تیار ہے یا کسی بھی افادیت سے مطمئن ہو؟ ایک فائدہ مند زندگی مسیحیت کا تاج ہے۔اِنجیل ہمیشہ ہمیں سکھاتی ہے کہ نیکی کرو اور رابطہ رکھو۔ہمیں گناہگاروں، ایمانداروں، چھوٹوں اور بڑوں سب کے لیے فائدہ مند بننا ہے!اس کے لیے ہمیں خداوند سے اِلتجا کرنا ہے کہ ہمیں وہ خاص حلقہ اور اس میں استعمال ہونے والے وسائل عطا کرے تاکہ ہم وہاں فائدہ مند ہو سکیں تاکہ ہماری محنت کامیاب ہو جو خدا کے فضل کے باعث ہم نے اس جگہ میں ہل چلانے میں کی ہے۔خدا کا فضل ہمیشہ آخر میں جلال کا ہی سبب بنتا ہے کیونکہ وہ ہمیں

فائدہ مند بناتا ہے، چاہے ہم کچھ کام کر کے فائدہ مند بنیں یا دکھ اٹھا کر فائدہ مند بنیں کیونکہ ان کے وسیلہ خدا کا جلال ہی ظاہر ہوگا۔ جب ہم پر فضل زیادہ ہوگا تو ہم خدا کی مرضی کو پورا کر کے اس کو زیادہ جلال دینے کی کوشش کریں گے اور دوسروں کے لیے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ہوں گے۔ اس سے ہمیشہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان روحانی اعتبار سے کتنی پست حالت میں ہوتا ہے کہ اسے ہمیشہ خدا کے فضل کی کس قدر ضرورت رہتی ہے کہ وہ دوسروں کے لیے فائدہ مند بن سکے۔ ورنہ ہم دوسروں کے لیے فائدہ مند نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کے لیے بے پرواہ یا لاپرواہ ہوتے ہیں۔ اس لیے عزیزو! آیئے ہم روز خدا سے ایمان میں اضافہ مانگیں تا کہ ہم ایمان میں بڑھیں اور اس کے وسیلہ خدا کو جلال دیں۔ اور خدا سے زندہ اور پرجوش امید مانگیں تا کہ خدا کا رحم ہمیں زندگی کی تمام مشکلات اور اونچ نیچ میں سنبھالے۔ اور خدا سے پاک محبت مانگیں تا کہ جو خیرات کریں اس میں خدا کی محبت ظاہر ہو۔ اور خدا سے گہری حلیمی اور فروتنی مانگیں تا کہ ہم خدا کے حضور حلیم اور فروتن ہوں اور اس کی شادمانی میں بڑھیں یوں خدا ہمیں سربلند کرے۔ خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تا کہ وہ تمہیں وقت پر سربلند کرے۔ آیئے ہم خدا کی پوری مرضی کو جو بائبل مقدس میں بیان کی گئی ہو یا تجربے سے ظاہر ہو اس کو پوری رضامندی سے قبول کریں۔ آیئے ہم پاک روح کو بطور حکمت اور مکاشفہ کے روح کے قبول کریں تا کہ مسیح کو درست طور پر جانیں اور اس میں عملی طور پر بڑھتے جائیں: تا کہ ہم اس کے نام پر ایمان رکھیں، اس کے کلام پر بھروسہ کریں، اس کی قربانی پر انحصار کریں اور اس کے فضل میں خوش رہیں۔ آیئے ہم فائدہ مند ہونا سیکھیں تا کہ دنیا میں اور کلیسیا میں کثرت سے فائدہ مند ہو جائیں۔ کیونکہ خدا اکثر معمولی مخلوق اور ناپسندیدہ برتنوں کو استعمال کر کے اپنے عظیم مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ کیونکہ جو کوئی نیک مقاصد کو پورا کر کے فائدہ مند بنتا ہے ممکن نہیں کہ وہ خدا سے عزت نہ پائے۔ آخر میں ابدیت ہی اس اچھائی کو بہتر طور پر ظاہر کرے گی جو ایک سادہ، روحانی اور عقیدت مند ایماندار نے اس دنیا میں رہتے ہوئے کی ہوگی۔ اس لیے آیئے ہم کام کریں، خدا سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں زیادہ کام کرنے کا فضل دے اور نتیجہ ہم خدا پر چھوڑ دیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ "خداوند میں ہماری محنت بے فائدہ نہیں" (۱۔کرنتھیوں 58:15) خداوند ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہم خداوند میں محنت کریں۔ آمین

معاف کرنا کوئی جذباتی معاملہ نہیں بلکہ یہ ہماری مرضی اور چناؤ پر مُنحصر ہے۔ جیسے ایک دکاندار اپنے بہی کھاتے سے سارا قرض کاٹ سکتا ہے ویسے ہی آپ بھی ہر قرض جو دوسروں کے نام پر آپ نے سنبھال رکھا ہے اسے معاف کر سکتے ہیں۔۔ چاہے آپ کے دماغ میں جیسے مرضی خیالات آ رہے ہوں۔

بوجھ کو گیت میں بدلنا

Changing A Burdan to a Song!

حبقوق نبی کی کتاب میں وہ سبق موجود ہے جو ہر ایک مسیحی کو ضرور سیکھنا چاہیے تا کہ وہ زندگی کے جذباتی و عقلی مسائل کا سامنا کرتے ہوئے شکست کا سامنا نہ کرے۔ یہ کتاب ہمیں نامساعد حالات اور ناقابلِ حل نظر آنے والے مسائل کا ایسا انوکھا اور اچھوتا اِلٰہی حل فراہم کرتی ہے جو فطری اعتبار سے سمجھ میں نہیں آتا۔اس کتاب کا آغاز بوجھ (بار) کے پیغام سے ہوتا ہے،''حبقوق نبی کی رویا کا بارِ نبوت'' (دعا)۔'' گیت اور بوجھ کے درمیان ہی سبق کا مرکزی پیغام ہے کہ خدا اپنے طریقے سے ہمارے بوجھ کو ایک گیت میں بدل ڈالتا ہے! حبقوق الجھن کا شکار اور بوجھ تلے دبا ہے۔اس کے دل پر بھاری بوجھ اور ذہن پر پریشانی سوار ہے اس کے جذبات بری طرح سے مجروح ہوئے ہیں۔ ان حالات میں نجات کی ضرورت ہے۔ حبقوق پر کلامِ خدا کا نبوتی بوجھ ہے باب 1 آیت 1، کیونکہ اردگرد حالات نے خدا پر اس کے ایمان کو بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ وہ کہتا ہے،''اے خدا میں کب تک نالہ کروں گا اور تو نہ سنے گا؟'' (حبقوق 1:2)۔ دعا کا جواب نہ ملنے پر ایسی صورتحال ہوتی ہے! پھر وہ کہتا ہے،''تو کیوں مجھے بدکرداری اور کجرفتاری دکھاتا ہے۔۔ کیونکہ شریر صادق کو گھیر لیتے ہیں۔'' (حبقوق 1 : 3 - 4)۔ جب صادق شریروں کے ہاتھوں بلاوجہ دکھ اٹھاتے ہیں اور خدا مداخلت نہیں کرتا تو یہ سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے! پھر حبقوق مزید یہ کہتا ہے،''تو دغابازوں پر کیوں نظر کرتا ہے اور جب شریر اپنے سے زیادہ صادق کو نگل جاتا ہے تب تو کیوں خاموش رہتا ہے۔'' (حبقوق 1:13)۔ یہ مسئلہ پریشانی کا باعث بنتا ہے کہ خدا برائی کو کیوں برداشت کر رہا ہے؟ حبقوق کا تمام مسئلہ تین الفاظ پر مشتمل ہے جن کو اس نے استعمال کیا ہے۔ ''کب تک؟'' کیسے؟'' اور ''کیوں؟'' یہ الفاظ اس کے لیے اور کتاب کے لیے کنجی کی حیثیت رکھتے ہیں مگر حل کے لیے نہیں! کب تک، کیسے، اور کیوں خدا سے سوالات ہیں جو مسائل کا حل نہیں بتاتے بلکہ مسائل کی شدت میں اضافے کا سبب ضرور بنتے ہیں۔ دوسرے باب کی پہلی آیت میں حبقوق اپنے مسائل اور بوجھ کو سوالات کی صورت میں خدا کے سامنے پیش کرتا اور کہتا ہے،''میں اپنی دیدگاہ پر کھڑا رہوں گا اور برج پر چڑھ کر انتظار کروں گا کہ وہ مجھ سے کیا کہتا ہے۔'' یہاں ایک توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ وہ نہ صرف خدا سے بات کرتا ہے بلکہ خدا کا جواب سننے کا طلب گار بھی ہوتا ہے۔ ہم میں سے بہت سے اپنے اپنے سوالات لے کر خدا کے حضور جاتے یا یہ تصور ضرور کر لیتے ہیں مگر خدا کا جواب سننے کے طلب گار نہیں ہوتے اور نہ ہی کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہم سے بات کرے۔ خدا کا انتظار کرنا یا اس کے طلب گار

ہونے کا فن شاید ہم سے کھو گیا ہے اور اسی وجہ سے بہت سے ایماندار مسیحی خدا پر بھروسہ نہ کر پانے کی وجہ سے الجھے رہتے اور شدید مشکلات کا شکار بھی ہوتے ہیں۔ لیکن آپ حبقوق پر نگاہ کیجئے کہ وہ خدا کا انتظار کرنے کے لیے مکمل طور پر پرعزم ہے کیونکہ جانتا ہے کہ خدا کے "فہم کی انتہا نہیں" (زبور 5:147)۔ اور حبقوق کے خدا نے (وہی آپ کا خدا بھی ہے) اس سے کلام کیا اور اسے جواب دیا، "تب خداوند نے مجھے جواب دیا اور فرمایا کہ۔۔ صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا" (حبقوق 2:2-4)۔ اگر آپ آیت نمبر 3 اور 4 پر غور کریں تو خدا سوالات کی وضاحت کرتے ہوئے جواب ہی دے رہا ہے۔ ہم وضاحت کا انتظار کرتے ہیں مگر خدا ایمان کا انتظار کرتا ہے۔ ہمارے ساتھ پیش آنے والے حالات اور الجھنیں خدا کا ایک خاص نظام ہے کیونکہ خدا ہمیں ان میں ایمان رکھنے کے لیے بلاتا ہے۔ کیونکہ جب وضاحتیں ناکام ہو جائیں تو ایمان ہی کام کرتا ہے۔ خدا کی مہیا کردہ اس درس گاہ میں بہت سے ناکام ہو جاتے ہیں کیونکہ ان کا ایمان خدا کے کام کرنے سے شروع ہوتا ہے اور کام کرتے رہنے پر ہی ختم ہوتا ہے۔ آپ ایسی سوچ کو سمجھ رہے ہیں کہ یہ صرف خدا کو کام کرنے پر ہی خدا مانتے ہیں جب خدا ہمیں ایسے حالات سے بھی گزرنے دیتا ہے تا کہ وہ ان مواقع کے ذریعے ہمارے ایمان کو مزید بلند کرے تا کہ ہم اس کے کاموں کو دیکھ کر ایمان نہ رکھیں بلکہ اس پر ایمان رکھیں کہ وہ اپنی تمام قدرت اور صفات کے ساتھ خدا ہے۔ خدا کے جوابات ہمارے سوالات کیوں، کب تک اور کیسے کی وضاحت ہمیشہ نہیں کرتے بلکہ وہ اس کی بے مثال ذات اور اس پر ہمارے بلا شک وشبہ ایمان میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔

اِس اعتماد کے ساتھ ہم ایوب کے ساتھ مل کر کہہ سکتے ہیں، "اگرچہ وہ مجھے قتل کرے تو بھی میں اس پر توکل کروں گا" (ایوب 15:13) چاہے حالات کچھ بھی ہوں اور خدا کے انصاف اور اختیار کے بالکل الٹ حالات نظر آئیں تو بھی حبقوق کہتا ہے کہ خداوند نے اسے یہ فرمایا کہ، ''صادق ایمان سے زندہ رہے گا۔'' حبقوق مزید کہتا ہے، "اے خداوند میں نے تیری سنی۔۔۔" (حبقوق 2:3)۔ غور کیجئے کہ خدا نے فرمایا اور حبقوق نے سنا۔ اور وہ شخص بدل گیا۔ ایک لمبی الجھن کے بعد ایمان فاتح رہا۔ حبقوق جو پہلے اپنی مصیبتوں اور دکھوں کے سوالات لے کر خدا کے حضور عرض گزار تھا اب بدل کر خدا کی حمد وستائش کرنے والا اور سراہنے والا پرستار بن گیا ہے یوں وہ کلامِ خدا کے تمام صحائف میں نہایت شاندار اور فتح مند مظاہر میں سے ایک ہے۔ حبقوق کے دل کی تبدیلی 3:17-19 میں یوں درج کی گئی ہے۔ "اگرچہ انجیر کا درخت نہ پھولے اور تاک میں پھل نہ لگے اور زیتون کا حاصل ضائع ہو جائے اور کھیتوں میں کچھ پیداوار نہ ہو اور بھیڑ خانہ سے بھیڑیں جاتی

رہیں اور طویلوں میں مویشی نہ ہوں تو بھی میں خداوند سے خوش رہوں گا اور اپنے نجات بخش خدا سے خوش وقت ہوں گا۔ خداوند خدا میری توانائی ہے۔ وہ میرے پائوں ہرنی کے سے بنا دیتا ہے اور مجھے میری اونچی جگہوں میں چلاتا ہے۔" (حبقوق3:7-19)۔

ایمان کی تسلی اور آرام

اب کیوں، کیسے اور کب تک کے سوالات جاتے رہے تھے؛ اور سارا بوجھ بھی۔ جذباتی انتشار ختم ہوگیا اور ذہنی کشمکش جاتی رہی تھی۔ شک اور بے یقینی کے عذاب نے خدا کی سلامتی کو راہ دے دیا ہے جو تمام فہم اور غلط فہمیوں سے بالاتر ہے۔ پریشان نبی اب پریشان نہیں رہا۔ وہ ایمان کے آرام و اطمینان میں داخل ہو چکا ہے! حالانکہ مشکلات ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ شریر ابھی بھی موجود ہیں۔ اس کے حالات تبدیل نہیں ہوئے۔ کیونکہ خدا ہمیشہ ہمارے حالات تبدیل نہیں کرتا بلکہ وہ حالات کو استعمال کر کے ہمیں تبدیل کرتا ہے۔ جب ایک بار ہم تبدیل ہو جاتے ہیں تو پھر یہ کوئی معنی نہیں رکھتا کہ ہمارے حالات تبدیل ہوئے یا نہیں۔

ایمان کی قوت

حبقوق ایسے مقام پر پہنچ چکا ہے جہاں ہے وہ کہ سکتا ہے کہ، ''خداوند خدا میری قوت (توانائی) ہے۔'' ایمان کے وسیلے ہر حال میں خدا اس کی قوت بن چکا ہے۔ وہ خدا پر فخر کو بڑی خوبصورتی سے یوں بیان کرتا ہے، "وہ میرے پائوں ہرنی کے سے بنا دیتا ہے" (حبقوق3:19)۔ حبقوق نبی کے ذہن میں ایک ہرنی ہے جو پہاڑی اور میدانی ہر علاقے میں بڑی آسانی کے ساتھ حرکت کر سکتی اور بھاگ دوڑ کر سکتی ہے۔ جنگلی درندوں سے بچنے کے لیے وہ انہی پیروں پر انحصار کرتی ہے۔ اس لیے جب گرجنے والا شیر یعنی شیطان پیچھا کرے تا کہ وہ پھاڑ کھائے تو خداوند نے ہمارے پاؤں ہرنی کے سے بنا دیئے ہیں تا کہ ہم اس سے بچ سکیں۔ خدا پر ایمان اور وفاداری کے باعث ہمیں الٰہی مدد حاصل ہوتی ہے۔ بظاہر ناقابلِ تسخیر مشکلات اور حالات میں بھی ایمان یہ کہے گا، ''خداوند خدا میری قوت ہے۔'' حبقوق نبی ایمان کی حیران کن قوت میں داخل ہو چکا تھا۔ تاہم نبی اپنی ذاتی الجھنوں پر فتح یابی حاصل کرنے پر زیادہ مطمئن نہیں۔ وہ ایمان کی قوت سے اتنا لبریز ہوگیا ہے کہ وہ اپنے حاصل کردہ سبق اور فتح کو دوسروں کے ساتھ بانٹنے پر مجبور محسوس کرتا ہے۔ اس لیے اپنے پیغام کے اختتام پر وہ کوائر لیڈر کی طرف متوجہ ہوتا اور ہدایت دیتا ہے کہ وہ تار دار سازوں کے ساتھ ایمان کا گیت گائے، "مِیر مغنی کے لیے میرے تاردار سازوں کے ساتھ۔" (حبقوق3:19) ایمان نغمہ سرائی کا باعث ہوتا ہے۔ سپتواجنت (ہفتاوی ترجمہ) میں زبردست الفاظ ہیں کہ، ''میں اس کے گیت کے باعث فتح حاصل کر سکتا ہوں۔'' نغمہ سرا ایمان فتح یاب

ہوتا ہے۔ خدا کے ایک خادم لکھتے ہیں کہ نبی نے شاید کہا ہے کہ، ''میر مغنی کے لیے میرے دو بربطوں پر۔'' ایمان ہمیں وہ راگ وہ موسیقی عطا کرتا ہے جس کے لیے ایک بربط کافی نہیں۔ کیونکہ نبی اب ایمان کے وسیلے حمد وستایش میں داخل ہو چکا ہے؛ اس نے بوجھ سے شروع کیا تھا اور گیت پر ختم کیا ہے! ہالیلویاہ! آپ کس مقام پر ہیں؟ ابھی تک بوجھ تلے ہیں؟ کب آپ بوجھ کو گیت میں بدلیں گے؟ اور کیسے بدلیں گے؟ ضرور سوچیے اور عمل کیجئے۔

ہالیلویاہ!

خدا ہمیں برکت دینا چاہتا ہے۔۔ لیکن ہماری سرد مہری، لاتعلقی اور دنیاداری کو ہرگز برکت نہیں دینا چاہتا۔ البتہ اگر ہم اپنی ضرورت کو محسوس کریں، اس کے وعدے پر ایمان رکھیں اور ایمان رکھتے ہوئے صبر سے مانگیں تو وہ ضرور ہی برکت دے گا۔ اگر ہم یعقوب کی طرح جانفشانی کریں جیسے اس نے فنی ایل میں دکھائی اور ایلیاہ نے کوہ کرمل پر دکھائی اور صور فینیکی عورت نے یسوع کے سامنے دکھائی تو ہم کبھی بھی برکت پائے بغیر نہیں رہیں گے بلکہ ثابت ہوگا کہ ہم مخلص اور وفادار ہیں جو خدا کے طلبگار ہیں تو خدا آسمان کی کھڑکیاں کھول کر ہمیں پوری برکت عطا کرے گا۔ اس لئے آیئے خدا سے دعا مانگیں، ''اے خداوند ہمیں دعا مانگنے کی قوت عطا کر، ایمان رکھنے کی قوت عطا کر، صبر کرنے کی قوت عطا کر، اور پھر کامیابی سے اپنے کام کرنے کی قوت عطا کر تا کہ تیری مرضی پوری ہو۔ مانگتے ہیں یسوع مسیح ہمارے خداوند کے نام سے۔ آمین

المسیح کے ساتھ مصلوب

Crucified With Christ

"میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔۔۔"

(گلتیوں 20:2) ان الفاظ میں گُلگُتہ (کلوری) پر کئے جانے والے کام کے وسیلہ حاصل ہونے والی نجات کے گہرے معنی پوشیدہ ہیں اور ان الفاظ کو جتنی سادگی سے قبول کیا جائے اتنی ہی تیزی سے ہم صلیب کے پیغام کو خدا کی قدرت کے طور پر اپنی نجات کے لیے سمجھ پائیں گے۔ یہ جو لفظ ''میں'' اس آیت میں موجود ہے وہ باغ عدن میں گناہ کے بعد سے ہر انسان کی زندگی کا مرکز بنا ہوا ہے اسی ''میں'' کے بارے میں پَولُس نے اعلانیہ کہا ہے کہ ''میں مصلوب ہوا ہوں۔'' میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا اور مر گیا ہوں۔ ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا کا کلام کبھی ایک عملی مظاہرے میں ختم نہیں ہوتا۔ جب ہم اس کی راہنمائی میں چلتے ہیں تو صلیب کا پیغام ہمیشہ نئی وسعتوں کے ساتھ کھلتا ہے جو ہماری ہمیشہ بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرتا جاتا ہے۔ سب سے پہلے ہم مسیح کے ساتھ اپنی موت کو گناہ کی غلامی سے رہائی کے بارے میں سمجھتے ہیں۔ لیکن جلد یا بدیر ہم سمجھ جاتے ہیں کہ ہمیں مزید گہری رہائی کی ضرورت ہے۔ ہماری زندگیاں کسی نہ کسی طرح خودغرضی کا شکار ہوتی ہیں جب کہ ہم اپنے آپ کو

گناہ کی طرف سے مردہ سمجھتے اور جسم کے کاموں سے آزاد سمجھتے ہیں۔لیکن ہماری ''میں'' خود کو ظاہر کر دیتی ہے کبھی خدمت میں خود اعتمادی یا جوش کی صورت میں کبھی دکھوں میں خود ترسی کی صورت میں، کبھی اپنی تعریف کی خواہش میں خود پسندی کی صورت میں، کبھی آزمائش کے دوران خود شناسی اور شخصی راستبازی کی صورت میں، کبھی دوسروں پر نکتہ چینی اور خود کو زیادہ حساس بنانے کی صورت میں؛، جی ہاں اور بعض اوقات سب سے بڑھ کر انا پرستی کرنے سے ہماری زندگی ایک بوجھ بن جاتی ہے۔ یہ وہ چند باتیں ہیں جو ہمارے اندر خود غرضی اور انا کی صورت میں ہوتی ہیں۔

خودی (انا) سے رہائی

یہ اس مقام پر ہوتی ہے جب روح القدوس ہمارے پاس نجات کا تازہ اور مبارک پیغام لے کر آتا ہے۔ایک ایسی نجات جو کچھ زندگیوں کے لیے گناہ سے نجات کی آزادی سے کہیں بڑھ کر نتائج لے کر آتی ہے۔خداوند یسوع نے صلیب پر جان دینے سے پہلے ہر انسان کی دکھتی رگ کو چھوا اور اس کی شفا کا حل بتایا کہ،"**اگر کوئی آدمی میرے پیچھے آنا چاہیے تو اپنی خودی کا انکار کرے۔۔۔**" (مرقس 34:8)۔خداوند نے گناہوں یا کسی بیرونی چیز کی بات نہیں کہ بلکہ خداوند اچھی طرح سے انسانی فطرت کو جانتے ہیں کہ کونسی چیز ہر عمل سے زیادہ انسان کے لیے اہمیت رکھتی ہے اور وہ اس کی انا یا خودی ہے اس لیے خداوند نے کہا،''اپنی خودی کا انکار کرو۔''جب کوئی اپنا انکار یا نفی کرے گا تو اپنے آپ کو مسیح کے ساتھ مصلوب دیکھ پائے گا یعنی اسے اپنی جگہ صرف خداوند یسوع المسیح ہی نظر آئے گا اور وہ ہی اس کی زندگی، دل اور خیالات اور سب کچھ کا مرکز بن جائے گا! آپ کے خیال میں ایسا کب ہوگا؟

یسوع کو تکتے رہنا

''یسوع کو تکتے رہنا'' روحانی زندگی کے ہر مرحلے پر نجات کا رستہ ہے۔ہم مسیح کو صلیب پر ایسے ہی ''تکتے'' ہیں جیسے بنی اسرائیل بیابان میں اپنی سنگین حالت کو دیکھنے کے بجائے لکڑی پر چڑھائے گئے سانپ کو تکتے تھے تاکہ بچائے جائیں۔ہم بھی اپنی حالت کو دیکھنے کے بجائے گلگتہ کی پہاڑی پر لگی لکڑی کی صلیب پر مسیح کو دیکھتے ہیں تاکہ نجات پائیں اور وہاں پر ہم مسیح کے ساتھ اپنے آپ کو بھی ایمان کے وسیلے مصلوب ''دیکھتے'' ہیں اور اس ایمان میں جو ہمیں اس کے ساتھ جوڑتا ہے ہم اپنے آپ کو گناہ کی طرف سے مردہ سمجھتے اور ہر معلوم گناہ کو اپنے اوپر حکومت کرنے سے انکار کرتے ہوئے چھوڑ دیتے ہیں اور جب ہم یقین سے فتح کی خواہش اور توقع رکھتے ہیں تو روح القدوس ہمارے ایمان پر حقیقی نجات کی مہر لگاتا ہے۔ ''مسیح کے ساتھ مصلوب!'' اس کی صلیب میری صلیب ہے! میں اس کے ساتھ وہاں پر ہوں۔میں اس کی صلیب بانٹنے کے لیے رضامند ہوں اور اب میں زندہ نہیں رہا''

میرا کوئی الگ وجود باقی نہیں رہا میں مسیح میں ضم ہوگیا ہوں! اوراب وہ جو زندہ ہے یعنی مسیح میرے وسیلہ آگے بڑھے گا، کام کرے گا جو اس کی نظر میں خوش کن ہے۔ تاکہ اسی کا جلال ظاہر ہو!

مسیح مجھ میں رہتا ہے!

یہ صلیب کے مقصد کی معراج ہے۔ ہم مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے ہیں تاکہ وہ ہمارے دلوں میں ایمان کے باعث بسیرا کرے۔ پَولُس رسول اپنی گواہی کو یوں پیش کرتا ہے، ''مسیح مجھ میں رہتا ہے،'' لیکن اس سے پہلے ''میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اوراب میں زندہ نہ رہا'' یعنی اس بھید کو ظاہر کر رہا ہے کہ مسیح کا ہمارے دلوں میں بسیرا کرنے کا مکمل انحصار اس کی صلیبی موت میں پوشیدہ ہے۔ جب ایک ایماندار حقیقی طور سے کلوری کے مرکزی نکتے کو پہچان لیتا ہے تو خدا کی تمام سچائیاں اس کی عملی زندگی میں ایک خوبصورت ترتیب سے ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ کوئی بھی مثالی معیارِ زندگی اتنا اعلیٰ نہیں کہ حاصل نہ کیا جاسکے مگر اس کے لیے ایک ایماندار کو صرف یہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو خداوند کے لیے مہیا کردے تاکہ خداوند اس شخص کے وسیلے اپنا اعلیٰ ترین معیار اس میں پورا کرے۔ اسی طرح خدمت کے لیے خدا کا کوئی بھی حکم بہت بڑا نہیں کیونکہ مسیح خداوند خود ایماندار کے اندر تمام حکمت اور قوت بن جاتا ہے کیونکہ ایماندار تو ایمان کے باعث اب زندہ نہیں بلکہ مسیح اس میں زندہ ہے اور وہ ہر طرح اپنے اندر بسنے والے خداوند پر بھروسہ وانحصار کر کے ہی آگے بڑھتا ہے۔ خدا کی توانائی اس میں کام کرنے لگتی ہے اور جب وہ مسیح کے جی اٹھنے کی خوشی کو اپنی زندگی سے ظاہر کرنے لگتا ہے تو اس کی زندگی کا نقشہ ہی پلٹ جاتا ہے۔ "میں نے سیکھا ہے--- اس میں میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔" (فلپیوں 4:12-13)۔

اس لیے رسول خوشی کا نعرہ مارتے ہوئے کہتا ہے، "کیونکہ زندہ رہنا میرے لیے مسیح ہے" (فلپیوں 1:21) اس لیے، "صرف ان باتوں کو جو مسیح نے میری وساطت سے کیں بیان کروں گا۔" (رومیوں 15:18)؛ اور اپنی گواہی سادگی سے یوں دیتا ہے کہ؛ "اسی لیے میں اس کی اس قوت کے موافق جانفشانی سے محنت کرتا ہوں جو مجھ میں زور سے اثر کرتی ہے" (کلسیوں 1:29) یعنی روز بروز خدمت کرنے کا جذبہ حوصلہ افزائی پا کر بڑھتا جارہا ہے۔ جب ہماری روحیں خدا کے بیٹے پر ایمان کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا راز جان جاتی ہیں تو پھر زندگی بابرکت، پرسکون، خوش وخرم، آزاد ہو جاتی ہے۔ اور میری یہ آزاد حالت ہے جس کے نتیجے میں خود کو حساسیت، خود پسندی یا خودغرضی کا شکار نہیں ہونے دیتا بلکہ مسیح کی

محبت اور زندگی ایک تیز رفتار گاڑی کی صورت میں میرے وسیلہ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ ''مسیح مجھ میں زندہ ہے۔'' یہ میری زندگی نہیں رہی کیونکہ یہ تو مسیح کی زندگی ہے جو مجھ میں رہتا اور اپنی زندگی کو میرے وسیلہ ظاہر کرتا ہے۔ ''جواب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لیے موت کے حوالہ کر دیا۔ مسیح کے ساتھ ''میں'' کی مصلوبیت کا بہت بابرکت ثبوت ہے! کیونکہ اب ''میں'' اپنے بارے میں سوچنے کے ماحول اور فضا سے بالاتر ہوکر خدا کے بیٹے یسوع مسیح کی صلیبی موت کے ذریعے ظاہر کی گئی خدا کی محبت سے معمور ہو جاتی ہے اور ہمیشہ دل و دماغ میں یہ بات رہتی ہے کہ، ''اس نے اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا۔'' لکڑی پے یعنی صلیب پر لٹکے ہوئے مسیح خداوند کے چھیدے ہوئے ہاتھ ہمارے لیے سب سے بڑی خوشی لے کر آتے ہیں کیونکہ وہ صرف مراہی نہیں بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اٹھا ہے اور ہمیں ایمان کے وسیلے محبت عطا کرتا ہے جو ہمارے ایمان کو اعلیٰ درجے کا شعور اور فہم عطا کرتی ہے تا کہ ہم اس پر ہمیشہ نگاہیں جمائے رکھیں۔ تب ایماندار اپنے تجربات، فکروں اور اپنی ذات سے منسوب زمینی چیزوں کے بارے میں فکر مند نہیں رہتا بلکہ چاہتا ہے کہ جس نے گلگتہ کی صلیب پر بڑے جانکنی کے عالم میں ہماری خاطر جان دی ہے اس کو کس طرح خوش کرے! ہمارے لئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم مسیح کو خوش کرنے کے لیے کیا کر رہے ہیں یا کیا کریں گے؟ آپ نے سوچنا ہے کیونکہ یہ کلام آپ تک پہنچا دیا گیا ہے اور آپ کو اپنے لیے، اپنے گھرانے کے لیے سوچنا ہے!

دعا مانگنا سب سے بڑا اور مقدس کام ہے مگر یہ خدمت دنیا میں سب سے زیادہ نظر انداز کی جاتی ہے۔ شفاعتی دعاؤں کی کمی کی وجہ سے ہم خدا کے عظیم کاموں کا تجربہ بہت کم کرتے ہیں۔ ہماری نسل اور ہمارے دور کو ابھی دعا کو باقاعدہ خدمت گزاری کی صورت میں دیکھنا ابھی باقی ہے اور خدا کو اس کے کلام کے مطابق کام کرتے دیکھنا ابھی باقی ہے۔ ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ، ''آیئے دعا مانگیں اور پھر کام کریں۔'' لیکن حقیقت یہ ہے کہ دعا ہی ہمارا اصل کام ہے۔ ہم اکثر سوچتے ہیں کہ دعا وہ کام ہے جو ہماری تمام مصروفیات سے پہلے یا بعد میں کیا جاتا ہے۔ مگر خدا کا کام ہی ہماری دعا سے جڑا ہوتا ہے اور ہماری دعا کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ یہ ہر مسیحی اور خدا کے خادم پر نئے مکاشفات کھولے گا جب وہ خدا کے کلام پر دعائیہ روح سے ایمان رکھنا شروع کرتا ہے۔ مسیح خداوند کی طرح اور اس کے ساتھ ہم دعا میں ہی حقیقی محنت کرتے ہیں۔

محبت بھرا خدا

The God of Love

"خدا محبت ہے" (۱۔یوحنا16,8:4)۔نجات دینے کے لیے خدا کی کوئی صفت جو سب سے زیادہ موجزن تھی اور ہمیشہ رہے گی۔ وہ ہے محبت۔ یہ محبت تمام صفات کا مرکز ہے اور ایک ایسی سنہری ڈور ہے جس نے باقی تمام کو پاکیزگی اور خوبصورتی سے ہم آہنگی کے ساتھ کھینچا اور باندھ رکھا ہے۔ خدا کی اس صفت محبت کو اکثر غلط اور نامکمل طریقے سے سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ ان لوگوں کے ذریعہ بھی جو اس کی خدمت اور نزدیکی میں بہت آگے ہیں۔ وہ خدا کی عظمت سے خوفزدہ ہوتے۔ اس کے تقدس سے متاثر اور اس کی قدرت سے کانپتے ہیں؛ مگر وہ بہت کم ہیں جو اس کی محبت کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں! وہ زیادہ تر اس کی صفات میں اس محبت بھرے نظریے کا تصور بھی نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی رحمت کے ان خیالات کی قدر کرتے ہیں جو ان کے ذہنوں کو غلامی کی دہشت سے پاک کر دیتے ہیں، اور ان کے دلوں کو بچوں کی سی محبت سے بھر دیتے ہیں۔ پھر بھی خدا کی محبت اور محبت بھری ذات کے بارے میں ایک ایمانی اندیشہ سا ضرور رکھتے ہیں، اس کی اس عظیم محبت کے بارے میں جو تمام مقدسین کے ساتھ وہ رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ سب میں پاک، بے ریا اور مکمل وفادار محبت پیدا ہو جو خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کی بنیاد ہے، چونکہ کوئی حکم، کوئی اختیار اور طاقت ایسی نہیں جو محبت کی مانند ہو، لہٰذا مسیح یسوع میں ہمارے لیے خدا کی محبت کے باعث تیزی سے ہمارے دلوں میں خدا پر اعتماد کی محبت اور زندگیوں میں فرمانبرداری کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ نے پہلے اسے پاکیزگی کا خدا، عدل و انصاف کا خدا، قدرت و لاخدا سمجھا ہوگا مگر آج سے اسے محبت بھرا خدا بھی سمجھیں جب آپ خدا کی اس حیرت انگیز اور روح کو مسخر کرنے والی سچائی پر غور کرتے ہیں تو آپ کے دل میں ایک جوابی محبت کی آگ بھڑک اٹھے گی اور آپ کی زبان اور ہونٹوں سے شکر اور حمد و ستایش کے نغمے پھوٹ نکلتے ہیں۔ کیا آپ کے دل میں بھی شکر گزاری کے گیت کھل اٹھے ہیں؟ یا آپ کے دل اور ہونٹوں پر شکر گزاری اور حمد کے گیت کیسے آئیں گے؟ آپ نے سوچنا ہے!

خدا کا جوہر

''خدا محبت ہے۔'' محبت خدا کی صرف ایک صفت نہیں بلکہ یہ خدا کا جوہر اور اس کی ذات ہے۔ اس کی ذات کا اخلاقی کمال نہیں بلکہ اس کی ذات ہے۔ جیسے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کی ذات کی مرکزی کاملیت ہے یا یوں کہیے کہ اس کی کامل ذات کا مرکز ہے۔ جس کے ارگرد باقی

تمام صفات گھومتی ہیں اور انسان کی نجات کے لیے اسی صفت کے تحت باقی تمام صفات اپنی چمک اور آب وتاب کے مطابق کام کرتی نظر آتی ہیں۔ مثال کے طور پر خدا کی مطلق قدرت اس کی محبت کی طاقت ہے؛ اس کی ہمہ دانی (تمام علم) اس کی محبت بھری سوچ اور نظر ہے؛ اور اس کی ہمہ گیریت (ہر جگہ موجودگی) اس کی محبت بھری فضاء ہے؛ پاکیزگی اس کی محبت کی شفافیت ہے؛ اس کا عدل اس کی محبت کی غیرت اور آگ ہے۔ ہم اس کی اِلٰہی صفات کے وسیع سمندر میں جب غوطہ زن ہونگے تو جانیں گے کہ اس کی ہر ایک صفت کامل ہے مگر یہ اس کی کامل محبت کا ایک جزو ہی ہے جو الگ نہیں ہوسکتے۔ محبت خدا کا ایسا جوہر اور صفت ہے جو اس کی ہر صفت کے کمال سے روشن وعیاں ہوتا اور اس کے نظام کے ہر عمل سے ظاہر ہے۔ ایک چشمے سے پھوٹنے والی تمام ندیاں اس چشمے کی ہر خوبی سے لیس ہوتی ہیں۔ روشنی کی تمام شعاعیں چاہے کسی بھی رنگ کی ہوں لازمی طور پر سورج سے اپنا حصہ ضرور لیتی ہیں جہاں سے وہ نکلتی ہیں۔ خدا کی تمام صفات بھی اس کی محبت کے باعث ہم تک نرم ہوکر پہنچتی ہیں کیونکہ محبت خدا کی حاکمانہ صفت ہے اور اگر یہ محبت نہ ہو تو تمام صفات ہمارے خلاف تباہی و بربادی کا سبب بن سکتی تھیں۔ آپ ذرا سا اندازہ کیجئے کہ اگر اس کی محبت نہ ہوتی تو اس کی حکمت ہمیں حیران اور پریشان کر دیتی، اس کی قوت ہمیں کچل کر رکھ دیتی، اس کی قدوسیت ہمیں اتنا خوفزدہ کر دیتی کہ ہم برباد ہوجاتے، اس کا عدل ہمیں ہر بات میں مجرم ٹھہرا دیتا، اس کی نیکی ہمیں راستبازی کے کام کے لیے ہر پل ہر گھڑی اور ہر طرح ایسا دھکیلتی کہ ہم ایک پل بھی برداشت نہ کر پاتے۔ یہ تو صرف چند ایک باتیں ہیں جو یہاں بیان کی گئی ہیں تاکہ ہم سمجھ پائیں کہ خدا محبت ہے اور خدا ہمارے لیے اشد ضروری محبت ہے۔ وہ صرف پیار یا محبت کرنے والا نہیں بلکہ بذاتِ خود محبت ہے؛ وہ صرف اچھائی کرنے والا نہیں بلکہ بذاتِ خود اچھائی ہے۔ وہ کامل طور پر آزادانہ طور سے خود سے محبت ہے۔ ہر مخلوق کو لازمی طور پر اپنی محبت اور محبت کی تمام صلاحیت صرف اور صرف خدا سے حاصل کرنی چاہیے کیونکہ خدا اپنی محبت کو اور محبت کرنے کی طاقت کو کسی سے حاصل نہیں کرتا بلکہ یہ اس کی اپنی ذات سے نکلتی ہے۔

ہر لحاظ سے کافی اور لامحدود محبت

جب ہم کامل محبت کے خدا کے پاس مسیح کی صلیب کے وسیلے آتے ہیں جہاں سے ہمارے لیے اس کی محبت کے دھارے بہتے ہیں تو ہم یہ سمجھ پاتے ہیں کہ ہم ایسی محبت حاصل کر رہے ہیں جو ہمارے تمام گناہوں، نا اہلیوں، ناکامیوں اور کمزوریوں کو ڈھانپ سکتی اور ہماری تمام

ضرورتوں کو پورا کرسکتی ہے۔ جب کہ اس محبت مین بال برابر بھی کمی نہیں آتی کیونکہ وہ ایسی ہی لامحدود محبت ہے۔ یہ ہمیں ایمان میں بڑی تسلی فراہم کرتی ہے کہ ہم اس ہستی کے ساتھ وابستہ ہورہے ہیں جس کی محبت ہمارے لیے کافی ہے اور اس محبت کی فراہمی میں ہمیں کسی طرح کا کوئی ڈر اور خوف نہیں۔ کیونکہ جب ہم مسیح کے وسیلے خدا کے پاس آتے ہیں تو وہ ہمارا باپ ہے جس کی فطرت اور ذات اور نام بھی ''محبت'' ہے تو ہمیں یقین دلایا جاتا ہے کہ قوت اور ہمدردی کے دیگر جتنے بھی ذرائع ہیں وہ ناکام ہوسکتے ہیں مگر خدا ہمیں کبھی مایوس نہیں کرے گا اور ہماری تمام صورتحال سمیت ہمیں قبول کرکے اپنی مکمل محبت فراہم کرے گا۔ وہ ہمارا احترام کرے گا کیونکہ اس کی محبت کے درجات لامحدود ہیں۔ بہت سے لوگوں کے ایمان میں ایک سنگین مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی لامحدودیت میں بہت کمزور ہوتے ہیں جو اسرائیل کے قدوس کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ ہم ایک محدود مخلوق ہیں اس لیے ہمارے تمام خیالات اور نظریات بھی خدا کی عظمت کے بارے میں محدود سوچ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن خدا لامحدود ہے اس لیے اس کی محبت بھی ہمارے لیے لامحدود اور بے مثال ہے جو ہمارے بیان اور قیاس سے باہر ہے۔ اس کی عظمت اور محبت کا پہلو ہمارے ایمان کو مفلوج کرنے کے لئے نہیں بلکہ مضبوط کرنے کے لیے ہے، ہمیں رد کرنے کے لیے نہیں بلکہ اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ہے۔ خدا کی لامحدود وسعت ہمیں خدا تک رسائی کرنے میں حوصلہ افزائی کرتی ہے نہ کہ ہمیں منجمد کردے۔ جب ہم خدا سے کچھ مانگتے ہیں تو اس کی محبت کی عظمت کے باعث ہی اس سے درخواست کرتے ہیں۔ چاہے اس کی لامحدودیت کے سامنے ہماری حیثیت ایک بچے کی سی ہے جو سمندر میں سے اپنے ایک چھوٹے برتن کے ذریعہ پانی نکال رہا ہو تو بھی سمندر میں سے سمندر کا پانی اپنی تمام صلاحیتوں سمیت ہی آئے گا۔ اسی طرح جب ہم خدا کی محبت سے کچھ حاصل کرتے ہیں تو چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو وہ خدا کی لامحدود محبت ہی ہوگا اس میں کچھ کم نہ ہوگا جو ہماری تمام اور ہر طرح کی گہری اور سطحی ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ اس کے علاوہ کوئی چیز ہماری روح اور جان کی اشد ضرورتوں کو پورا نہیں کرسکتی۔ کیونکہ جس طور سے روح القدوس ہمیں ہمارے گناہوں کی گہرائی، غربت، کم مائیگی اور کمزوریوں کو دیکھنے میں راہنمائی کرتا اور ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا کی لامحدود محبت، فضل اور وسائل سے کم کوئی چیز ہمارے معاملے کو پورا نہیں کرسکتی۔ اس لیے میرے عزیزو! اس محبت کی لامحدود وسعتوں کو اپنی زندگی میں آنے دیں اور قائل ہوجائیں کہ یہ آپ کی زندگی کی تمام ناہموار جگہوں، ویرانیوں، قحط، کڑواہٹوں اور بانجھ پن کو محبت کے سیلاب سے بہا کر لے جائے گا اور تمام غموں اور گناہوں کو بھی صاف کرسکتا ہے۔ اس محبت کی میٹھی لہریں روزمرہ کے تمام مسائل اور پرانے سے پرانے مسائل کو مٹا

سکتی ہیں اس لیے کسی غم اور مایوسی کو غالب نہ آنے دیں۔ گناہ کی شرمندگی اس محبت کی شدت کو کم نہ کرنے پائے۔ آپ خدا کے ساتھ وابستہ اور پیوستہ ہوگئے ہیں جس کی محبت لامحدود ہے جو آپ کی ہر ضرورت کو پورا کرسکتی ہے۔ اپنی ہر کمزوری، چھوٹے بڑے گناہ کو اس کے پاس لائیں جو محبت کا لامحدود سمندر ہے جس میں ہاتھی بھی تیر سکتا ہے اور بھیڑ کا بچہ بھی۔ سوچئے کہ آپ کیسے اس لامحدود محبت کے پاس آئیں گے!

ہم مسیح کے ساتھ کب سے وابستہ ہیں؟ ہم کس حد تک پروان چڑھے ہیں؟ ہماری ترقی کس حد تک ہوئی ہے؟ مسیح میں ہمارا قد کہاں تک ہے؟ ہماری مسیحی بلوغت کیسی ہے؟ ان سب باتوں کا انحصار ہماری دعائیہ زندگی پر ہوتا ہے۔ ہماری حقیقی شاگردیت دعا کے میدان میں ہوتی ہے۔ وہ ہمارے خداوند نے ہمارے لیے ایسا مکتب مقرر کیا ہے جہاں ہمارے تمام معاملات اور نظم وضبط تحریر کیے جاتے ہیں۔ جب تک ہم دعا میں نہیں بڑھتے تب تک مسیح میں نہیں بڑھ رہے ہوتے۔ مسیحیوں کی زندگی دعا ہے۔ ہمیں دعائیہ زندگی کے بارے آپس میں گفتگو کرتے رہنا چاہیے۔ ہماری روحانی ترقی کا معیار دعا ہے۔ ہماری روحانی قوت کا پیمانہ بھی دعا ہے۔ شیطان ہماری قوت پر حملہ آور نہیں ہوتا بلکہ ہماری دعائیہ زندگی پر حملہ کرتا ہے۔ شاگردوں نے بھی آہستہ آہستہ سیکھا کہ خداوند یسوع کی کامیاب خدمت کا راز اس کی بہت زیادہ دعا میں ہے۔

اور آسمان کھل گیا

The Heavens Were Opened

ویلز میں بیداری کا موجد ایوان رابرٹس نہیں بلکہ خدائے پاک روح خود تھا۔ اگرچہ ایوان رابرٹس کو اس تحریک کے باعث عوامی سطح پر اور خبروں میں نومبر 1904ء میں خوب پذیرائی ملی لیکن یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ویلز میں عظیم بیداری کا آغاز اصولی طور پر دو برس پہلے سے ہو چکا تھا۔ جب 1904ء کے اواخر میں خدا کا دریا پوری آب و تاب سے چمکتا ہوا بہہ رہا تھا تو یہ پتہ چلا کہ روح القدوس اپنے کاموں کے لیے کم از کم سو پاسبانوں، مبشروں اور خدمت گزار ''عام لوگوں'' کو بڑی قدرت کے ساتھ استعمال کر رہا تھا۔ یوں روح القدوس کا کام ملک کے تقریباً تمام کونوں میں پھیل چکا تھا اور ایوان رابرٹس کی خدمت کا کام اس لیے مرکزی ٹھہرا کیونکہ وہ ملک کے بارہ اضلاع میں خدمت کر رہا تھا۔ لیکن خدا کی آگ ان دیہاتوں اور قصبوں تک بھی پہنچ گئی تھی جہاں ایوان کبھی گیا بھی نہیں تھا۔ اور کئی جگہوں پر جب وہ پہنچا تو وہاں بیداری کی لہر پہلے ہی پہنچ چکی تھی۔ اس نے صرف وہاں جا کر اس آگ کو مزید ہوا دی۔

حقیقی بیداری کی خصوصیات

حقیقی بیداری میں روح القدوس کی تحریک کا خصوصی پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ کبھی بھی ایک انسانی شخصیت پر ہی انحصار

نہیں کرتا۔ یہ حقیقت اپنی جگہ اٹل ہے کہ بیداری میں ہمیشہ ایک انسانی پہلوضرور شامل ہوتا ہے، جیسا کہ ''یہواہ کی اور جدون کی تلوار'' (قُضاۃ 18:7)۔ یہ سچ ہے کہ خدا اپنے کام کے لیے شکستہ، اور صاف برتنوں کو تلاش کرتا اور استعمال کرتا ہے اور ایوان رابرٹس کی صورت میں اسے ایسا برتن مل گیا تھا۔ حقیقی بیداری کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس تحریک کا انحصار روپے پیسے، تنظیم یا اشتہار بازی پر نہیں تھا اس تحریک میں کاروبار یا مادہ پرستی کا ہمیشہ فقدان تھا۔ گیتوں کی کتابیں نہیں حمد و ستایش کا راہنما نہیں، کوائر نہیں، عظیم مبلغ یا کلام سنانے والے نہیں، کوئی ہدیہ نہیں تھا اور کوئی تنظیمی معاملہ کارفرما نہیں تھا۔ جیسے لارڈ پونتی پرڈ نے ایک بار کہا تھا، ''بیداری اپنے لیے تشہیر اور مالی معاونت خود کرتی ہے اس میں کوئی بل، کوئی کرائے کا ہال، اور کوئی تنخواہ نہیں ہوتی۔'' حقیقی بیداری کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح اس کا خاص مرکز ہوتا ہے: ''**دیکھو یہ شور مچا کہ وہ گھر میں ہے**'' (مرقس 1:2)، اگر مرکزِ نگاہ کوئی خادم، مبشر یا مبشرانہ تنظیم ہو تو پھر یہ بیداری خدا کی طرف سے نہیں بلکہ یہ جسمانی خواہش کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جب کسی گھر، کلیسیاء، قصبے یا ملک میں روح القدوس قدرت کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ اپنی حکمت عملی اور کام کی ترتیب بھی بتاتا ہے۔ ویلش میں بیداری کو سمجھنا بہت آسان ہے۔

ویلش بیداری کے نشانات

وہ نوجوانوں کے لیے بیداری تھی۔ ایوان رابرٹس خود بھی صرف چھبیس برس کا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں نوجوان مسیحی ایماندار ہوئے اور ہر جگہ جا جا کر گواہی دینے لگے کہ یسوع ہی خداوند ہے وہی نجات دینے والا ہے وہی ہمارے گناہوں کو لے کر صلیب پر قربان ہوا اور پھر تین دن کے بعد مُردوں میں سے جی اٹھا، پھر آسمان پر چڑھ گیا اور وہاں سے سب کا انصاف کرنے کے لیے دوبارہ آئے گا۔ اسی طرح بچوں کی دعائیہ اور حمد و ستایش کی میٹنگز ہو رہی تھی۔ گرجا گھروں اور گلیوں میں، سڑکوں پر دعائیں ہو رہی تھیں کیونکہ گرجا گھروں میں پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں تھی اور زیادہ تر لوگ نوجوان ہی تھے۔ یہ بیداری ایک حمدیہ بیداری تھی۔ ایسا لگتا تھا ہر ساز کی ہر تار خدا کے روح کے مسح سے معمور ہو گئی تھی! اس بیداری کے دوران ایک عظیم خادم آر۔ بی۔ جونز نے کہا، ''حقیقت یہ ہے کہ جب تک خود دسنا نہ جائے تب تک تصور ہی ہے اور جب سنا جائے تو بیان سے باہر ہے۔ کیونکہ کوئی گیتوں کی کتاب نہیں تھی کسی نے نہیں کہا کہ فلاں گیت گاؤ بس کسی نے بھی گیت گانا شروع کیا تو سب خود شامل ہو گئے حالانکہ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ گیت کونسا ہے مگر جب گانا شروع ہوئے تو سب ہم آواز اور ہم اِلحان اور ہم آہنگ تھے جیسے

کسی نے ان کو سکھایا ہو اور تمام کلیسیاء یا علاقے کے لوگ ہی گیت گانے کے لیے تیار تھے اور سب گانے لگتے جیسے کسی دوڑ میں ایک کے بعد ایک باترتیب دوڑ رہے ہوں۔ اس وقت ایک ہزار یا پندرہ سو افراد ایک دل اور ایک جان ہو کر ایسے گاتے تھے جیسے کہ ایک ہی بدن ہوں۔ وہ ارادہ اور مقصد کا کامل امتزاج تھا جو خدا کے روح کی قدرت سے پیدا ہونے والے اتحاد و یگانگت کی واضح اور فصیح گواہی تھی۔'' وہ دعائیہ بیداری تھی جس کے ساتھ حمد و ستایش شامل تھی۔ اور کیا ہی شاندار دعا تھی! جو آسمان کھول گئی تھی؛ اس دعا کا واضح جواب مل رہا تھا اور اسی گھڑی مل رہا تھا۔ شفاعت کرنے کی روح اتنی کثرت سے اور اتنی قوت سے انڈیلی گئی تھی کہ پوری پوری جماعت گھنٹوں کے حساب سے دعا میں مشغول رہتی تھی۔ اجنبی افراد نوجوانوں اور ان پڑھوں کو اس طرح چابکدستی اور ذہانت کے ساتھ دعا مانگتے دیکھ کر حیران ہو جاتے کیونکہ ان کو لگتا تھا کہ یہ دعائیں خدا کے فضل کے تخت کے سامنے کی جا رہی ہوں۔ ایسا لگتا تھا کہ سب خدا کے روح کی ہدایت سے حمد و ستایش کے ساتھ دعا مانگتے تھے جس کا جواب بھی فوری طور پر مل رہا تھا اور وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اسے پورا ہوتے دیکھتے تھے کیونکہ جب اپنے غیر نجات یافتہ رشتہ داروں اور عزیزوں کو عبادت میں آتے اور نجات پاتے دیکھتے تو حیران رہ جاتے! ان کی دعائیہ میٹنگوں اور ہماری آج کی دعائیہ میٹنگوں میں کتنا فرق ہے! وہ بیداری روحیں جیتنے کے لیے تھی۔ صرف چند پیامبروں اور ان کے چند کلیسائی ممبران کے گواہی دینے کی جگہ تمام کی تمام جماعت مرد، عورتیں اور بچے سب کے سب روحیں جیتنے کے لیے خداوند یسوع کے نجات بخش فضل کی گواہی ویلز میں دے رہے تھے تاکہ کھوئے ہوئے افراد نجات پا سکیں۔ اس وقت حقیقی ایماندار کے لیے کوئلے کی کان میں، دفتر میں، ٹرام میں سفر کرتے، اسکول میں، کالج میں یونیورسٹی میں گواہی دینا ایک معمولی بات تھی۔ اس لیے تمام لوگوں کی گواہی دینے کے باعث ہزاروں کی تعداد میں لوگ نجات پا گئے کیونکہ عام گفتگو کے دوران ان سے مسیح کی قدرت اور دعوؤں کی بابت بیان کیا گیا تھا۔

ایک نیا دن طلوع ہو چکا تھا

اس وقت لوگ اپنی نیند چھوڑ کر دعائیہ میٹنگ سے دور نہیں رہ سکتے تھے اور یہ کسی کے لیے بھی انوکھی بات نہیں تھی۔ عبادتیں صبح دو سے تین بجے تک چلتی تھیں اور واپسی میں لوگ باترتیب چلتے ہوئے خدا کے برے کی حمد کرتے ہوئے گھروں تک جاتے تھے! پہاڑ خدا کی حضوری سے پگھل چکے تھے کیونکہ آسمان کھل گیا تھا! ویلز کی کلیسیاء نے اپنے زبردست خداوند کا عجیب اور انوکھا جلال دیکھا تھا۔

اس عجیب جلال کا اظہار انہوں نے ایک زبردست گیت میں کیا ہے جس کو ''بیداری کا محبت بھرا گیت'' کہا جاتا ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

''عجیب محبت، بے کراں ترس''

سمندر سے گہری ہے، اس کی محبت
سمندر سے گہری ہے، اس کی محبت
شاہِ حیات نے ہماری خاطر
حیات اپنی دی، حیات اپنی دی
اس کے لہو میں ہماری حیات
کون اس کی محبت کو یاد نہ کرے؟
کون اس کی شفقت کو کبھی بھلائے؟
صدا اس کی حمد کی گونجے سدا!

ویلز میں ایک نیا دن طلوع ہو چکا تھا۔ خدا اپنے لوگوں کے پاس آیا اور ان کو نجات دے رہا تھا۔

بیداری کی تیاری

بیداری سے قبل ویلز تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ شراب خانے، فٹ بال مرغوں کی لڑائیاں، سٹے بازی، کبوتر بازی، جوا جگہ جگہ بالخصوص محنت کش طبقے میں زیادہ پھیلا ہوا تھا۔ ملک بھر کے مختلف علاقوں میں 40,000 مسیحی ایماندار جو ایک دوسرے سے واقف نہیں تھے مگر بڑی شدت سے خداوند کے دیدار اور نجات کے طلب گار تھے وہ دن رات منتظر تھے کہ کب خداوند بیداری لائے گا۔ پوشیدہ دعائیہ جگہوں میں خدا اپنے لیے زبردست اوزار تیار کر رہا تھا اور ان میں سے ایک نوجوان جو کان کنی کرتا تھا وہ اپنی نسل کے لیے ایک زبردست آواز بننے والا تھا۔ اس پر بحث کی جاسکتی ہے کہ خدا نے اسے سب سے زیادہ استعمال کیا یا نہیں مگر اس زبردست بیداری میں تمام پیامبروں سے زیادہ اسے ہی جانا جاتا ہے۔ ایوان رابرٹس 8 جون 1878ء کو ایک غریب گھر جسے ''آئی لینڈ ہاؤس یعنی جزیرہ پر گھر'' میں پیدا ہوا جو لوغر کا پسماندہ علاقہ تھا۔ اس نے کم عمری میں ہی کان کنی کا کام شروع کر دیا۔ اس کے دل میں منادی کرنے کا شدید جذبہ تھا۔ اس کے پاسبان اور دوسروں نے اسے حوصلہ دینا شروع کیا کہ وہ منادی کرے اگرچہ اس کے پاس تعلیم کافی کم تھی۔ نوجوان ایوان ایک گرجا گھر بنام موریاہ چیپل جایا کرتا تھا وہاں کے ایک ڈیکن ولیم ڈیوس نے اسے آگاہ کیا کہ دعائیہ میٹنگز میں لازمی شرکت کیا کرے ایسا نہ ہو کہ روح القدوس اترے اور ایوان وہاں موجود نہ ہو! اس طرح ایوان پیر والے دن موریاہ میں دعائیہ میٹنگ میں شامل ہوتا، منگل والے روز پسگہ گرجا گھر میں، بدھ والے روز پھر موریاہ میں اور جمعرات اور جمعہ کے دن دوسری جگہوں پر دعائیہ میٹنگز اور بائبل کلاس میں شامل ہوتا۔ پاک روح کے

گہرے مسح کے لیے وہ تیرہ برس دعائیں مانگتا رہا! اسکول جانے سے قبل 1904ء کے موسم بہار میں ایوان نے اپنے گھر اور باہر گاؤں میں آسمانی باپ کا گہرا مکاشفہ حاصل کیا جیسا کہ خداوند کی صورت کی تبدیلی کے پہاڑ پر شاگردوں نے مکاشفہ پایا تھا اور یوں ایوان کے دل میں خدا کی عظمت اور بزرگی کا گہرا اور انمٹ نقش بیٹھ گیا۔ جب اس کے لیے نیوکیسل ایملن کے گرامر اسکول میں داخلے کا وقت قریب آیا تو وہ فطری طور پر جانے سے ڈر رہا تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خداوند کے ساتھ رفاقت کے ان مبارک وقتوں سے محروم نہ ہو جائے۔ خدا کی راہنمائی میں اس وقت اس کے اسکول سے تقریباً آٹھ میل دور بلینا نرچ کے مقام پر ایک کنونشن منعقد ہو رہا تھا جہاں پر اس وقت ایک عظیم مبشر سیت جوشوا کلام کی خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ 29 ستمبر 1904ء جمعرات کی صبح ایوان رابرٹس اپنے ساتھ انیس نوجوانوں کو لے کر کنونشن میں شرکت کے لیے گیا ان میں اس کا قریبی دوست سڈنی ایوانز بھی اس کے ہمراہ تھا۔ بلینا ٹرچ کنونشن میں جانے سے پہلے ہی علیٰ الصبح سفر کے دوران خداوند نے ان کے دلوں میں کام کرنا شروع کر دیا اور وہ سب نوجوان گاتے ہوئے سفر کر رہے تھے، ''وہ آ رہا ہے، وہ آ رہا ہے۔ پاک روح کا زور آ رہا ہے، میں اسے قبول کرتا ہوں، پاک روح کا زور آ رہا ہے میں اسے قبول کرتا ہوں!'' نوجوانوں کی جماعت گاتے اور حمد کرتے ہوئے 7 بجے صبح کی عبادت کے لیے وقت پر بلینا نرچ میں پہنچ گئی۔ عبادت کے اختتام پر جب جناب جوشوا نے دعا مانگی تو ایوان رابرٹس مکمل طور پر ٹوٹ گیا اس کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔

''ہمیں سجدہ ریز کر اے خداوند''

جب خدا کے خادم مبشر جوشوا نے دعا میں یہ الفاظ بولے کہ، ''ہمیں سجدہ ریز کر اے خداوند،'' تو ایوان کی پیاسی روح کو صرف یہی الفاظ سنائی دیئے۔ خدا کے روح نے اس کے دل میں سرگوشی کی، ''تمہیں اسی کی ضرورت ہے۔'' ایوان رابرٹس نے بعد میں بتایا کہ، ''وہ مسٹر جوشوا کے الفاظ نہیں تھے بلکہ خدا پاک روح نے ان الفاظ پر زور دیا تھا کہ، ''مجھے سجدہ ریز کرائے خداوند۔'' پھر 9 بجے کی عبادت کے دوران شفاعت کی روح بڑے زور سے کام کر رہی تھی۔ ایوان دعا مانگنے کے لیے بیتاب ہوا جا رہا تھا تب پاک روح نے اس سے کہا کہ بلند آواز سے دعا مانگو۔ اس بحرانی تجربہ کو جو اس کی زندگی میں اس لمحہ وقوع پذیر ہوا اس کی زبانی سنتے ہیں؛ ایسا تجربہ جس کے نتیجے میں تھوڑی ہی دیر میں ایک لاکھ لوگوں نے مسیح پر ایمان کا گہرا اقرار کیا:

''میں اپنے قدموں پر گر گیا اور سامنے والی سیٹ پر بازوؤں کا سہارا لیا میری آنکھوں سے آنسو مسلسل بہنے لگے اور میں بلند آواز سے پکار پکار کر کہنے لگا، مجھے سجدہ ریز

کر، مجھے سجدہ ریز کر، مجھے جھکا، ہمیں جھکا اے خداوند۔ ''مجھے سجدہ ریز کر'' کہنا خدا کی محبت کی تعریف تھی کیونکہ میرے پاس اس کی محبت کے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔'' پاک روح نے آ کر اس کے دل اور وجود کو کلوری کی محبت کے مکاشفہ سے پگھلا ڈالا تھا۔ اس عظیم بیداری کا نام بھی ''کلوری کی محبت'' پڑ گیا۔ ''کیونکہ خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گناہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا،'' (رومیوں 8:5) ایوان نے مزید بتایا کہ، ''میرے چہرے پر پسینہ اور آنسو مسلسل بہہ رہے تھے یہاں تک کہ مجھے لگا کہ میری رگوں سے خون نکل آیا ہے۔ جلد ہی مسز ڈیوس میرا پسینہ پونچھنے آئیں۔ جب میں اس صورتِ حال سے گزر رہا اور دعا مانگ رہا تھا تو وہاں موجود لوگ اچانک سے یہ گیت گانے لگے، ''اے خداوند میں تیرے حضور آتا ہوں، تیرے حضور آتا ہوں! تب اچانک میرے دل پر کھوئی ہوئی جانوں کو بچانے کا بوجھ آ پڑا کہ ان کو بچاؤں۔''

بیداری کے اثرات

ویلز میں بیداری کے اثرات بہت حیران کن تھے۔ مثلاً، لیور پول کے اخبار میں دسمبر 1904ء کی اشاعت میں ایک نمائندے نے یہ تحریر کیا کہ جب سے بیداری کا آغاز ہوا ہے کسی بھی شرابی کی گرفتاری نہیں ہوئی۔ مزدوروں کی کمائی اب شراب نوشی میں ضائع ہونے کے بجائے ان کے گھر والوں کے لیے بڑی خوشی کا سبب بن رہی ہے۔ ہزاروں نوجوان مسیح کو قبول کرنے کے بعد بڑے بڑے قرض ادا کر رہے اور بحال ہو رہے ہیں کیونکہ بحالی بیداری کا حصہ ہے۔ جوئے اور شراب کے کاروبار ختم ہو گئے ہیں اور تھیٹر سرپرستی نہ ہونے کے باعث بند ہو گئے ہیں۔ اس دوران کھلاڑی اور شائقین فٹ بال کو بھول گئے ہیں حالانکہ منبروں سے فٹ بال کے بارے میں کوئی بات نہیں کی گئی۔ سیاسی ملاقاتیں ترک کر دی گئی ہیں۔ یہ لوگوں کو بالکل بے فائدہ لگ رہا ہے کیونکہ لوگوں کی دلچسپی بالکل ختم ہو گئی ہے۔ سیاسی راہنما حتیٰ کہ لندن کے پارلیمنٹ کے اراکین بھی بیداری کی عادات میں شرکت کے لیے آ رہے ہیں۔ ایک اور بڑا نتیجہ یہ بھی برآمد ہوا کہ کلیسائی مسائل اور کلیسیا میں پرانے جھگڑے بھی ختم ہو گئے۔ انسان کے بنائے ہوئے تنظیمی بندھن اور رکاوٹیں مکمل طور پر گر چکی تھیں اور تمام تنظیموں کے پاسبان حضرات مل کر اپنے عظیم اور پر جلال خداوند کی حمد کر رہے تھے۔ مقامی مسیحیوں کے آپسی جھگڑے اور لڑائیاں مکمل طور پر شفایاب ہو چکی تھیں۔

بیداری کا ایک اور زبردست پہلو یہ بھی تھا کہ سب لوگ اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کر رہے تھے ایسا صرف نئے توبہ کرنے والے ہی نہیں بلکہ نجات یافتہ افراد بھی اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کر رہے تھے۔ سب کے دلوں پر

چوٹ پڑی تھی اور وہ مسیح خداوند کی صلیب کے سامنے پگھل گئے تھے! بیداری اور اس کے جو اثرات مرتب ہوئے تھے ان کو صرف مقامی حد تک محدود نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ بیداری جنگل کی آگ کی مانند تھی جو آگے آنے والی، ہر چیز کو بھسم کیے جا رہی تھی۔ وہ اردگرد کے غیر متوقع علاقوں تک پھیلتی جا رہی تھی اور سب کو حیرت میں ڈال رہی تھی۔ اس وقت یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ویلز میں آنے والی بیداری کی عظیم لہر بہت جلد دنیا کے مختلف علاقوں تک پھیل جائے گی۔ آنے والے پاسبان اور عام ایماندار اس جگہ کی ''جلتی ہوئی جھاڑی'' کو دیکھتے اور واپس اپنے علاقوں، کلیسیاؤں، شہروں، اور مشنری جگہوں پر جا کر وہی آگ لگا لیتے۔ دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں خدا کے لوگ اس بیداری کی آگ کی لپیٹ میں آ رہے تھے اور خوشی سے خدا کی حمد و ستایش کر رہے تھے!

کلیسیاء کو جھکاؤ

ہر حقیقی بیداری کا راز ایوان رابرٹس کے پیغام اور نعرے ''کلیسیاء کو جھکاؤ اور دنیا کو بچاؤ'' میں موجود ہے! مسیحیوں کو اپنے آپ کو حلیم بنانا ہوگا اور خدا کے ساتھ راست ہونا ہوگا تا کہ روح القدوس غیر نجات یافتہ لوگوں کو بدلنے کے لیے ان میں سے ہو کر قوت سے کام کرے (۲۔کرنتھیوں 14:7)۔ منافقت اور یا کاری مسیحی کی زندگی میں نہیں ہونا چاہیے۔ ہر مسیحی کو خدا کی پوری مرضی کے آگے اپنی زندگی میں مکمل طور پر جھکنا چاہیے اور خدا کے روح کی مکمل فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ روح القدوس کو الٰہی ہستی کے طور پر پہچانا گیا اور عزت دی گئی۔ سب نے بغیر کسی حیل و حجت کے اس کی فرمانبرداری کی اور اس کے تازہ مسح سے معمور ہوئے اور گناہوں پر غالب آنے والی ایک پرزور فوج کی مانند بنتے چلے گئے۔ اے خداوند! پھر سے وہی آگ بیداری کے لیے بھیج!

ایوان رابرٹس کی دعا

''اے خداوند یسوع مہربانی فرما کہ پاک روح کے وسیلے ہماری مدد کر کہ ہم مسیح کی صلیب کے سامنے آئیں۔ ہمیں اپنے لہو میں چھپا کیونکہ ہم ہر رکاوٹ کے باوجود تیری خدمت کا عہد کرتے ہیں۔ آج کے اس پل تک ہماری زندگی پر ہر لمحے پر خداوند یسوع کا لہو ہو! ہم خداوند یسوع کے خون کے لیے تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ یسوع کے نام سے شیطان کو ابھی باندھ کیونکہ ہم مسیح خداوند کی صلیب پر نگاہیں لگائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے ہی گناہوں کی صلیب ہے جس پر خداوند یسوع چڑھا، اب ہم پر اس صلیب کے بھیدوں کو کھول! ہم پر آسمان کو کھول دے! ہمارے لیے آبِ حیات کو انڈیل دے! تا کہ وہ ہم پر ابھی اتر آئے۔ تیری منت کرتے ہیں کہ آسمان کے دریچوں کو ہمارے اوپر کھول دے یسوع مسیح کی خاطر ہمارے لیے

اپنی قدرت کو نازل فرما! ہمارے دلوں کو کھول اور آنکھوں میں آنسو دے تا کہ ہماری آنکھیں صاف ہو جائیں ہمارے دل کو روشن کر اور ہمیں یسوع کی صلیب کا وہ نظارہ وہ مطلب بھی سمجھا تا کہ ہمارے دلوں پر چوٹ پڑے! اے خداوند تجھ سے فریاد کرتا ہوں کہ اتر آ، ہمارے دلوں میں اتر آ تا کہ ہم تیرے دل کو قبول کر سکیں جو ہماری خاطر چھیدا گیا، جس میں سے ہماری خاطر خون بہا! ہمیں اپنی حکمت اور سمجھ دے تا کہ جیسا تو چاہتا ہے ہم ویسے بن سکیں۔ ہمارے روح، جان اور بدن کو لے کیونکہ تو نے ان کو اپنے خون سے خریدا ہے اس لیے یہ سب تیرے ہیں، ہم سب تیرے ہی ہیں! اے پاک روح، خداوند یسوع کی خاطر صلیب ہم پر ظاہر فرما یعنی وہی صلیب جو دنیا پر غالب آئی اور ہمیشہ غالب آئے گی۔ ہمیں ہر پل خداوند یسوع کے خون میں چھپائے رکھ۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم دوسروں کی باتوں کی پرواہ نہ کریں کہ وہ ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اے خداوند! تو ہم سے کلام کرتا رہ، تو بولتا رہ اور ہم سنتے رہیں، تو ہم سے کلام کر، تو ہم سے بول، بول خداوند تو ہم سے بول! تیری باتیں از بس شیریں ہیں۔ وہ واقع شہد بلکہ چھتے کے ٹپکوں سے بڑھ کر میٹھی ہیں۔ اے خداوند یسوع تو ہماری زندگی ہے ہماری محبت ہے۔ اے پیارے یسوع اپنی صلیب ہم پر ظاہر کر، اس کو پورے جلال سے ہم پر ظاہر کر! تا کہ تو آ کر ہم میں سے ہر ایک کے دل میں بسیرا کر۔ تیری منت کرتا ہوں کہ تو اپنی ہی خاطر ایسا کر! ہم پر ظاہر کر کہ تو نے صلیب پر ہماری خاطر کیسے جان دی تا کہ ہم اپنے نجات دہندہ کو پہچانیں۔ ہمیں پہچان دے کہ کیسے تو نے تاریکی کی فوجوں پر ہماری خاطر فتح حاصل کی! اے خداوند باپ اپنے بیٹے کی فتح ہم پر ظاہر فرما تا کہ ہم اس میں شامل ہو سکیں! کیونکہ وہی فتح کے لائق ہے۔ تو قادرِ مطلق خدا ہے! اپنی فتح ہمیں عطا کر! ہم سارا جلال تیرے ہی نام کو دیتے ہیں کیونکہ تیرے سوا کوئی اس جلال کا حقدار نہیں۔۔ اے خداوند تو یہ جلال قبول کر! اس ساری عبادت میں اے آسمانی باپ تو اپنے بیٹے یسوع کو جلال دے! اے پاک روح القدوس تو ہمارے اندر اور ہمارے وسیلے کام کر اور اپنی قدرت اور زور ظاہر فرما یسوع مسیح کے قادر اور قوی نام سے مانگتے ہیں۔ آمین ثم آمین!

آیئے ہم سب اور آپ بھی بیداری کی تیاری کریں!

خداوند آپ سب کو بہت برکت دے!

اپنے لوگوں کے لیے خداوند یسوع کے دل کی پہلی آواز ''توبہ کرو'' ہے! یہ کسی طرح بھی منفی بات نہیں۔ یہ خدا کے دل کی وہ مثبت بات ہے جس کے ساتھ وہ کہتا ہے کہ، توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔''

روحانی بیداری کے لیے دعا

A Prayer For Revival

"کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں" (زبور6:85)۔میرے کلام سنانے سے بہتر آپ کا دعا مانگنا ہے کہ یہ دعا مانگیں۔کاش کہ ہمیں دعا مانگنا آتا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم زیادہ دعا نہیں مانگتے! کاش کہ میں بھائیوں اور بہنوں کو ابھار سکوں کہ وہ دعا میں خوب سرگرم ہو جائیں۔اور اس میں مستعد ہو جائیں کیونکہ خدا کے حضور کوئی وقت غیر مناسب نہیں۔اور اس کے حضور پوشیدگی میں آجائیں اور پوری قوت سے اس کو پکاریں کیونکہ وہ نزدیک ہے اور اس سے کہیں ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟'' ایسی دعا کے لیے کون سا وقت موزوں ہے؟ اس کا جواب جاننے کے لیے ہمیں اسی زبور میں تلاش کرنا ہوگا۔میرے عزیزو! یہی وقت ہے جب ہم ماضی میں کیے خدا کے فضل اور بڑے کاموں کو یاد کر سکتے ہیں۔''اے خداوند! تو اپنے ملک پر مہربان رہا ہے، تو یعقوب کو اسیری سے واپس لایا ہے۔۔۔کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟'' (آیت 6,1)۔آپ میں سے کئی لوگ وہ عظیم وقت یاد کر سکتے ہیں جب خدا اپنی قوم کے درمیان جلالی کام کرتا تھا اور اس کا زور آور بازو لوگوں کے درمیان ظاہر ہوا اور لوگوں نے کلام کی منادی میں اس کی حضوری کو کثرت سے محسوس کیا۔اگر آپ کو ایسے دن یاد ہیں تو پھر یہ دعا لازمی کریں،''خداوند جو تو نے پہلے کیا وہی پھر سے کر سکتا ہے۔کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ جو کچھ ہم نے اب تک تجھے کرتے دیکھا تو وہ پھر سے کر سکتا ہے۔ہم تجھ سے التجا اور فریاد کرتے ہیں کہ،آ اور اپنے لوگوں کے سامنے اپنی رحمتیں پھر سے ظاہر فرما۔''

☆ایسی دعا کے لیے ایک اور وقت وہ ہے جب ہم محسوس کریں کہ ہم کسی تاریک بادل کے نیچے ہیں اور شاید خدا ہم سے ناراض ہے۔اس کے لیے زبور نویس کہتا ہے، "کیا تو سدا ہم سے ناراض رہے گا؟ کیا تو اپنے قہر کو پشت در پشت جاری رکھے گا؟" (زبور5:85)۔ پھر کہتا ہے کہ "کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تاکہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟" (زبور6:85)۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ خدا کی کلیسیاء اس وقت ایسی ہی افسوسناک صورتحال سے گزر رہی ہے۔میں اس وقت دنیا کی برائیوں کو دیکھتے ہوئے بجھے ہوئے دل کے ساتھ یہ سب کہہ رہا ہوں۔چونکہ دن برے ہیں اور زندگی میں پاکیزگی اور دعائیں اور روح میں دعائیں اور یگانگت اتنی عام نظر نہیں آرہی جتنی کہ ہونے چاہیے اس

لیے میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ چکا ہے کہ ہم خداوند کے حضور چلا اٹھیں، ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟'' اے خدا کے لوگو! میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اب دعا مانگنے کا وقت آ چکا ہے اس لیے دعا مانگیں کہیں دیر نہ ہو جائے۔

☆ اس طرح دعا مانگنے کا ایک اور وقت وہ ہے جب مقدسین سستی اور کاہلی محسوس کریں۔ کیا آپ ہمیشہ خود کو متحرک محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ ہمیشہ یکساں توانائی محسوس کرتے ہیں؟ میرے خیال میں ایسا نہیں۔ اس لیے جب بھی آپ سست اور پژمردہ محسوس کریں تو یہ دعا آپ کے لیے ہے، ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ اے خداوند ہمیں پھر سے جگا دے۔ اپنے کمزور بچوں میں تازہ قوت بھر دے۔ اپنے نیم گرم بچوں میں اپنی زندہ آگ بھر دے۔ اپنے سوئے ہوئے بچوں کو جگا دے، خداوند ہمیں زندگی کی بلندیوں پر لے چل اگرچہ ہم مردہ سے ہو رہے ہیں۔ خداوند اپنی نظر کرم کرنا تا کہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں۔''

☆ ایسی دعا کے لیے ایک اور وقت وہ ہے جب ہماری کوششیں بے کار ہو رہی ہوں۔ جب آپ کچھ زندگیوں کو خدا کی طرف مائل کرنے کے لیے بہت کوشش کر چکے ہوں۔ لیکن پھر بھی ناکام محسوس کر رہے ہوں۔ لیکن اے عزیز خداوند مسیح کے عزیز خادمو! اپنی خدمت کو چھوڑنے کا کبھی مت سوچیں بلکہ اس سے پیوستہ رہیں اور ثابت قدم ہو جائیں اور دل کے بوجھ اور شدت سے یہ دعا مانگنا شروع کر دیں، ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ خداوند ہمیں روحانی زندگی کی آسودگی پھر سے عطا فرما تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ روحوں کو جیتنے میں کامیاب ہو جائیں!''

☆ یہ دعا میرے خیال میں ایسے وقت بھی کی جا سکتی ہے جب ہمارے درمیان کچھ ایسے لوگ ہوں جو روحانی تنزلی کا شکار ہو رہے ہوں۔ ہمیشہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو روحانی طور پر بیمار یا کمزور یا تنزلی کا شکار ہوتے ہیں اور ہم ان کے لیے غم کرتے ہیں کہ وہ پہلے اچھا چلتے تھے لیکن اب رک گئے ہیں یا جمود کا شکار ہو گئے ہیں۔ ہمیں افسوس کے ساتھ ان سے پوچھنا پڑتا ہے کہ، ''آپ کو کس چیز نے روکا کہ آپ آگے بڑھ کر کام نہ کریں؟ کیونکہ ان میں سے کچھ ایسے تھے جو خداوند کی خدمت میں بہت دلیر تھے مگر اب خدا کے گھر اور اس کی راہ کو چھوڑ چکے ہیں، حتیٰ کہ اس کے مقدس نام کا انکار تک کرتے ہیں۔ خیر، اب کیا کرنا چاہیے؟ اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہمارے دلوں اور ہونٹوں پر بس یہی دعا ہونی چاہیے، ''کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟ اے عظیم چوپان، آ اور اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو واپس لا۔ اے پاک روح ہم تجھ سے فریاد کرتے ہیں کہ اپنا زندگی بخش دم فراہم کر اور ان کو پھر سے

زندہ کر اور روحانی صحت عطا فرما جو بے ہوش ہو رہے یا مرنے کے قریب ہیں۔''

دعا کا جوہر

ایسی دعا کا جوہر یا مطلب کیا ہے جب یہ مانگا جائے کہ، ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟'' ہم اس کا تجزیہ کریں کہ اس دعا کی حقیقت کیا ہے؟ سب سے پہلے تو اس کا مطلب ہے، 'خدا پر انحصار۔' جب آپ پورے یقین سے یہ دعا مانگتے ہیں تو آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ''خداوند تیرے سوا کوئی ہمیں زندہ نہیں کر سکتا۔'' ایک کلیسیا اس وقت تک بیدار نہیں ہوسکتی جب تک خدا اسے بیدار نہ کرے۔ کوئی جان نجات نہیں پاسکتی اور کوئی مقدس بیدار نہیں ہوسکتا جب تک خدا ایسا نہ کرے۔ اس دعا کا یہی مطلب ہے، ''خداوند اپنا قوی ہاتھ اس کام میں شامل حال رکھ۔ ہم التجا کرتے ہیں کہ اپنا دہنا ہاتھ اس میں شامل کر۔ ہم صرف تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟'' دعا کا دوسرا جوہر ہے 'خدا پر انحصار۔' اے خداوند تو ہمیں پھر سے زندہ کر سکتا ہے۔ ہم دلدل میں اس حد تک دھنس نہیں چکے کہ تو نکال نہ سکے۔ ہم اتنے مردہ نہیں ہوئے کہ تو ہمیں زندہ نہ کر سکے۔ اس لیے کیا تو ہمیں پھر زندہ نہ کرے گا؟ ہمارے لیے تو یہ ناممکن ہے مگر تیرے لیے ممکن ہے، اے خداوند تیرے مبارک ہاتھ کا ایک لمس اور تیرے بابرکت ہونٹوں کا ایک لفظ ہمارے لیے کافی ہے۔ اس لیے کیا تو ہم کو پھر سے زندہ نہ کرے گا؟'' اے عزیز بھائیو اور بہنو کیا ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے؟ اگر ایمان رکھتے ہیں تو پھر یہ بھی جانتے ہیں کہ کلیسیا چاہے جس بھی حال میں ہو خدا اسے بحال کر سکتا ہے۔ اس صورتحال سے نظریں مت چرایے اور یہ مت کہیں کہ، ''خدا اسے کبھی برکت نہیں دے سکتا۔'' وہ یقیناً برکت دے سکتا ہے! آپ اپنی دعا میں یہ برکات مانگنا شروع کریں اور اسے اپنی دعا کا مرکز بنالیں کہ، ''خداوند تو ہی ہمیں زندہ کر سکتا ہے۔ ہم اس کا یقین کرتے اور اس کے منتظر ہیں۔''

دعا کا تیسرا جوہر، خدا کے حضور مسلسل التجا کرنا ہے۔ ''کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا؟'' یہ ایک مخلصانہ التجا ہے اور اپنی درخواست خدا کے آگے پیش کرنا ہے، عزیز بھائیو اور بہنو! کلیسیاء کی موجودہ حالت کے حوالے سے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر صرف نصف درجن افراد اپنے آپ کو وقف کریں اور دعائیہ کمرے میں بیٹھ جائیں اور خدا کے حضور جھک کر فریاد کرنے لگیں کہ بیداری بھیج اور اس وقت تک دل کے بوجھ سے آنسو بہائیں جب تک کہ بیداری آ نہ جائے تو یقیناً خدا بیداری عطا کرے گا۔ آیئے ہم مل کر دعا مانگیں اور خدا کا انتظار کریں کہ وہ کیا

فرماتا ہے تو وہ یقیناً ہم سے سلامتی کی باتیں کرے گا اور اپنی سلامتی عطا کرے گا تا کہ اس کے لوگ شادمان ہوں۔ مجھے قوی امید ہے کہ ہم سمجھ گئے ہیں کہ ہم خدا سے مانگیں تا کہ وہ ہمیں بیداری عطا کرے۔ میں آپ کے لیے یہی دعا یادگاری کے لیے چھوڑتا ہوں کہ اسے خداوند بادشاہ کے حضور پیش کریں کیونکہ یہ دعا ایک میٹھی خوشبو کی قربانی کی مانند ہے اسے دن رات اس کے حضور پیش کرتے رہیں کہ،'' کیا تو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا تا کہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں؟''

اس میں شادمان ہوں!

'' کیا تُو ہم کو پھر زندہ نہ کرے گا، تا کہ ہم تجھ میں شادمان ہوں؟'' جب اس دعا کا جواب ہمیں ملے تو پھر ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ اگر خدا بیداری بھیج کر خوش ہوتا ہے تو اس کے لوگ شادمان ہوں گے کیونکہ وہ بیدار ہوئے اور پھر سے زندہ ہوئے ہیں۔ وہ شکرگزار ہوں گے کہ وہ اپنی سستی اور کاہلی سے چھڑا لیے گئے ہیں اور پھر خدا کے عظیم کاموں کے لیے بھی شکرگزار ہوں گے۔ اور تب گناہگار آزاد ہوں گے اور مقدسین گناہگاروں کے نجات پانے سے بھی شادمانی حاصل کریں گے۔ جب میں خدا کے بارے میں سوچتا ہوں تو اس کی تمام صفات پر غور کرتا ہوں۔ وہ قدرت والا خدا ہے۔ میں اس کی اس صفت کے باعث اس سے بے پناہ پیار کرتا ہوں! اس کی حمد ہو، ہالیلویاہ کیونکہ وہ سب کچھ کرسکتا ہے مگر سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ اپنی قدرت کو سچائی اور راستی کے لیے استعمال کرتا ہے۔ میں جب یہ سوچتا ہوں کہ وہ محبت بھرا خدا ہے تو میرا دل محبت سے بھر جاتا ہے کیونکہ وہ ہر طرح کے انصاف میں بھی محبت کے تحت کام کرتا ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ اسی طرح اس کی سچائی، وفاداری، ہمہ دانی، ہمہ گیری اور ابدی وازلی موجودگی کے لیے اس کی حمد کریں۔ وہ لاتبدیل ہے، اونگھتا اور سوتا نہیں، وہ ہمیشہ اپنے لوگوں کے ساتھ ساتھ اور میسر ہے، وہ لامحدود ہے، وہ پروردگار ہے۔ آہ! اس کی صفات کی انتہا نہیں اور ہم میں اتنی سکت نہیں کہ اس کی تمام صفات کو جان سکیں کیونکہ وہ ہماری محدود سوچ اور عقل سے باہر ہے لیکن اس کی جتنی بھی صفات ہیں ہم ان میں خوشی مناتے اور شادمان ہوتے ہیں۔ بیداری کا تاج یہ ہے کہ اس کے لوگ اس میں شادمان ہوں۔ اس لیے'' اے ہمارے خداوند ہمیں پھر سے زندہ کر، خداوند مجھے بیدار کر اور ہم سب ملکر کہیں، 'آمین'۔ اے خداوند ہمارے پاسبان کو بیداری عطا کر، ہماری کلیسیائی انتظامیہ کو بیدار کر۔ خداوند، خادمین کو بیداری عطا کر، کلیسیاء کو بیدار کر، خداوند، خدا سے پھر جانے والوں کو بیداری عطا کر، ان سے کو بھی بیداری عطا

کر جو سو رو ہے ہیں۔ ان سے کو بھی بیداری عطا کر جو زندہ رہ کر آرام سے تیری مرضی کے مطابق زندگی گزارنا چاہتے ہیں مگر وقت کے مطابق عقلمندی سے زندگی بسر نہیں کر رہے۔ خداوند لاپرواہوں کو بھی بیداری عطا کر۔ اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ پوری دنیا میں کلیسیاء کو بیدار کر۔ اے بیداری کی روح ہم پر ابھی اتر آ خداوند یسوع کے نام سے تیری منت کرتا ہوں کہ ہم پر ابھی اتر آ تا کہ تیرے لوگ تجھ میں شادمان ہوں۔ آمین۔

آپ بھی بیداری کے لیے دعا میں شامل ہوں اور دعا کریں کہ وہ ہم کو پھر سے زندہ کرے اور ہم اس میں شادمان ہوں!

بیداری کا مطلب ہے خدا کی معموری اس کے لوگوں میں نظر آنا شروع ہو جائے۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی کی موجودہ صورتحال سے توبہ کرتے ہوئے خدا کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی کو گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب آپ خدا کے ساتھ صلح کر لیتے ہیں یعنی آپ توبہ کر لیتے ہیں تو آپ خدا کی قدرت اور زبردست حضوری کا تجربہ اپنی زندگی میں کرتے ہیں۔ خدا سے اس وقت تک یہ مت کہیں کہ اپنی قدرت سے آپ کو معمور کرے جب تک آپ خدا سے یہ نہیں کہتے کہ آپ کو صاف کرے اور پاک کر کے ایسا شخص نہ بنا دے جو دوسرے کے لیے نمونہ بن سکے۔

اپنا احتساب

The Self Life Unveiled

"کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنی میرے جسم میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں" (رومیوں 18:7)۔ کونی بیئر کہتے ہیں کہ پولُس رسول کے مطابق جسم وہ چیز ہے جو انسان میں ہے اور روحانی چیزوں کی مخالفت کرتا ہے اور "جسم" کے لیے "میں" سے بڑھ کر کوئی اور بہتر، مقبول اور معروف لفظ نہیں ہو سکتا، خدا کے عظیم خادم مول یہی کہتے تھے۔ جب آدم نے گناہ کیا تو وہ جسم کی قوت کے ماتحت ہو گیا یعنی زمینی خواہشات کے تابع ہو گیا حالانکہ وہ پہلے روح القدوس اور خدا کی دی ہوئی زندگی اور اختیار کے باعث جسمانی زندگی پر غالب تھا۔ اس لیے خدا نے کہا، "میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی" (پیدائش 3:6)۔ ہمارے لیے یہ سمجھنا سب سے زیادہ ضروری ہے کہ نفسانی زندگی کی خصوصیات کیا ہیں اور جب نفسانی یعنی جسمانی زندگی کی زیرِ اثر زندگی بسر کی جائے تو پھر روحانی زندگی گزارنا اور روحانی ہتھیاروں کو خدا کی خدمت کے لیے استعمال کرنا کتنا مشکل ہے۔ جسم کو ایسی روحانیت کی تلقین کرنا کہ وہ روحانی زندگی اختیار کرے بیکار ہوتا ہے اور آج کل بہت سے مسیحی ایسی ہی جسمانی زندگی بسر کرتے ہوئے خود کو روحانی کہلوانا بہت پسند کرتے ہیں۔ تھوڑا یا زیادہ بھی جسمانی خواہشات کے مطابق زندگی بسر کرتے

ہوئے زبان پر روحانی باتیں ہوں گی اور شاید اپنے کاموں کو بھی روحانی کہتے ہوں گے اور ان کاموں میں زیادہ تر دوسرے ایمانداروں کے کاموں پر تنقید؛ نکتہ چینی، عیب جوئی ہوگی مگر خود کو بہت ایماندار اور روحانی سمجھنا ایسوں کا بہترین مشغلہ ہوسکتا ہے۔ اس لیے آیئے ہم کلامِ خدا یعنی روح کی تلوار سے راہنمائی لیتے ہیں جو بند بند اور گودے کو جدا کر کے گزر جاتی ہے تا کہ ہم جان سکیں کہ ہم خدا کی نظر میں کس مقام پر کھڑے ہیں۔

جسم

اپنی قدرتی پیدایش میں ہم 'جسم' کے مطابق پیدا ہوتے ہیں۔ "جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے" (یوحنا3:6)۔ اس لیے آپ جسم کو اپنی ثقافت، کوشش، اعمال یا دعاؤں کے وسیلے بھی روح میں تبدیل نہیں کر سکتے کیونکہ وہ صرف جسم ہے۔ یہ جسم روح القدوس کا مخالف ہے۔ "کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔" (گلتیوں17:5)۔ جسم کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں؟ یہ فطرتی طور پر خدا سے دشمنی رکھتا ہے۔ "جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے" (رومیوں7:8)۔ اس لیے یہ خدا کی تابعداری نہیں کر سکتا۔ "خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہوسکتی ہے۔ (رومیوں7:8) "جو جسمانی ہیں جسمانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں" (رومیوں5:8) اس کے تمام نتائج موت پر اختتام پذیر ہوتے ہیں۔ ''اور جسمانی نیت موت ہے'' رومیوں6:8)۔ نئی پیدایش پانے والے بھی ''ابھی جسمانی'' ہوسکتے ہیں۔ "اور اے بھائیو! میں تم سے اس طرح کلام نہ کرسکا جس طرح روحانیوں سے بلکہ جیسے جسمانیوں سے اور ان سے جو مسیح میں بچے ہیں" (۱۔کرنتھیوں1:3)۔ "کیا تم ایسے نادان ہو کہ روح کے طور پر شروع کر کے اب جسم کے طور پر کام پورا کرنا چاہتے ہو" (گلتیوں3:3)۔ "جب تم میں حسد اور جھگڑا ہے تو کیا تم جسمانی نہ ہوئے" (۱۔کرنتھیوں3:2)۔ پولس رسول یہ ساری باتیں گلتیہ اور کرنتھس کی کلیسیاؤں کے نئے پیدایش پائے ایمانداروں کو ہی اپنے خطوط میں لکھ رہا ہے اور کہتا کہ تم میں ''حسد، جھگڑا اور تفرقے ہیں'' جو کہ جسم کی خواہشات کے بدترین اظہار ہیں کیونکہ ان کا ماخذ 'جسم' ہے۔ مزید یہ کہ خدا کے سچے فرزند بن کر کوئی خدا سے کیسے بغاوت کرے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے فرمانبرداری کرنے کی ضرورت ہے اور وہ اس بات سے اچھی طرح آگاہ بھی ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ زمینی چیزوں کی خواہش کر رہا ہے اور زمینی خواہشات اور رغبتوں کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ اس سے واقف ہوتے ہیں، اس پر افسردہ ہوتے، غم کرتے، خود سے جھگڑتے بھی ہیں تو بھی خود کو بدل نہیں پاتے۔ کچھ تو نئے نئے طریقے سوچتے، منصوبے بناتے اور اپنے آپ کو مزید روحانی بنانے کے لیے اپنی کوششوں کو بھی دوگنا کر دیتے

ہیں۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کرتے اور دوبارہ وقف کرتے ہیں مگر سب کچھ بیکار ہوتا جاتا ہے۔ کچھ یہ سوچتے ہیں کہ دوسرے جو زیادہ روحانی ہیں ان کے پاس کچھ خاص نعمت ہے اس لیے وہ اپنے دل کی سختی اور مسیح کی مانند نہ بننے کی خامی پر کڑھتے بھی رہتے ہیں۔ نافرمانی، زمینی خواہشات کی پیروی، بغاوت اور سرکشی اور روحانی قوت کا فقدان ہی جسمانی زندگی کی خصوصیات ہیں، مگر خدا کے کلام میں ابھی مزید گہری باتیں 'جسم' کے کاموں کے بارے میں موجود ہیں۔

جسم کے مزید کام

۱۔ **جسم کے مطابق فیصلہ کرنا (یعنی ظاہری صورت کے مطابق فیصلہ کرنا)**: "تم جسم کے مطابق فیصلہ کرتے ہو، میں کسی کا فیصلہ نہیں کرتا اور اگر میں فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ سچا ہے۔" (یوحنا 8:15-16) (یسعیاہ 11:3)۔

۲۔ **جسم کے مطابق مقاصد پورے کرنا**۔ "جن باتوں کا قصد کرتا ہوں کیا جسمانی طور پر کرتا ہوں کہ ہاں ہاں بھی کروں اور نہیں نہیں بھی کروں؟" (۲۔کرنتھیوں 1:17)۔

۳۔ **جسم پر فخر کرنا**۔ "بہتیرے جسمانی طور پر فخر کرتے ہیں" (۲۔کرنتھیوں 11:18)۔

۴۔ **جسم کے مطابق نمود و نمائش**۔ "بہت سے جسمانی نمود چاہتے ہیں۔۔ صرف اس لیے کہ مسیح کی صلیب کے سبب سے ستائے نہ جائیں" (گلتیوں 6:12)۔

۵۔ **جسم کے مطابق روحانی جنگ لڑنا**۔ "ہم جسم کے طور پر لڑتے نہیں۔۔ اس لیے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں" (۲۔کرنتھیوں 10:3-4)۔

۶۔ **جسم کے مطابق دوستیاں کرنا**۔ "پس اب سے ہم کسی کو جسم کے حیثیت سے نہ پہچانیں گے" (۲۔کرنتھیوں 5:16)۔

۷۔ **مسیح کو صرف جسمانی طور پر جاننا**۔ "اگرچہ مسیح کو بھی جسم کی حیثیت سے جانا تھا مگر اب سے نہیں جانیں گے" (۲۔کرنتھیوں 5:16)۔

خدا کے فرزند ہونے کے ناطے ہم شاید جسم کے سنگین کاموں سے نجات پا چکے ہوں مگر شاید یہ لطیف چیزیں باقی ہوں۔ اوپر دی گئی فہرست کو دوبارہ دیکھیں اور خود کو پرکھیں کہ ہم میں کون سی چیزیں موجود ہیں۔ کیا ہم آنکھوں کے دیکھے کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں یہ نسبت یہ کہ خدا کے نقطہ نظر سے فیصلہ کریں۔ اپنے مالک اور خداوند کی خدمت میں بہت سے ایسے ہیں جو بار بار بدلتے ہیں ٹوٹے ہوئے وعدے، ٹوٹی ہوئی مصروفیات کو بہت آسان اور سہل سمجھتے ہیں اس کے بجائے یہ سوچتے کہ جس کی خدمت کر رہے ہیں وہ لاتبدیل ہے اور اس کی خدمت میں ثابت قدمی انتہائی ضروری ہے۔ بظاہر نظر آنے والے نتائج سے خوش ہونا، بھیڑ کی بھیڑ کی تبدیلی کو خدا کے روح کا کام سمجھنا چاہے وہ بعد میں مسیح کے پیچھے نہ چلیں اور لوگوں کو خوش

کرنے والے کام کرنا بجائے اس کے کہ خدا کی نظر میں پسند چیزوں کو پسند کرنا اوران کے مطابق عمل کرنا۔اور مسیحی دنیا کی تالیوں کی قدر کرنا، بہ نسبت اس کے کہ خدا کے ساتھ مل کر تاریکی کی قوتوں کے خلاف لڑنے کے بجائے خدا کے لیے آپس میں لڑنا اور پھر دنیا کو مسیح کے لیے جیتنے کے لیے زمینی طریقوں پر انحصار کرنا۔ یہاں تک کہ ہماری دوستیاں بھی یعنی مسیحیوں کی دوستیاں بھی جسم کے مطابق ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ ہم خدا کی محبت کو کس قدر تھوڑا جانتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے کتنی زیادہ محبت رکھتا ہے! مسیح کے بارے میں ہماری ساری سوچ اور علم شاید صرف عقلی یا منطقی ہو۔ یا شاید ہم مسیح کے بارے میں جو لکھا ہے وہ سب جانتے ہوں، واضح خیالات بھی رکھتے ہوں تو بھی مسیح جو زندہ کلام ہے اسے حقیقت میں نہ جانتے ہوں۔

اسی لیے تو لکھا ہے کہ، "جسم سے کچھ فائدہ نہیں" (یوحنا6:63)۔اگر ہم فرشتوں کی مانند بولنے والے ہوں۔تو کچھ فائدہ نہیں! اگر ہم سب بھیدوں سے بھی واقف ہوں۔۔تو کچھ فائدہ نہیں! اگر سب علم رکھتے ہوں۔۔ تو کچھ فائدہ نہیں! اگر پہاڑوں کو ایمان سے ہٹا دیتے ہوں۔ تو بھی کچھ فائدہ نہیں! ہاں اگر ہم سارا مال و اسباب دے ڈالیں اور اپنا بدن جلانے کے لیے دے دیں تو بھی ہمیں کچھ فائدہ نہیں جب تک کہ یہ سارے کام خدا کی دی ہوئی نئی زندگی یعنی خدا کی محبت کے تحت نہ کیے گئے ہوں۔

خدا کا نجات دینے کا طریقہ

خدا ہمیں مسیح یسوع کی موت کے ذریعے نجات دیتا ہے۔

"جب ایک سب کے واسطے موا تو سب مر گئے۔۔ کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لیے نہ جئیں بلکہ اس کے لیے جو ان کے واسطے موا اور پھر جی اٹھا" (۲۔کرنتھیوں5:14-15)،جسم کے مطابق زندگی سے نجات ہمیں کلوری کی صلیب پر کیے گئے کام یعنی مسیح کی صلیبی موت کے وسیلے ملتی ہے جب تک کہ ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں اور ہم یہ نہیں دیکھتے کہ صلیب پر مسیح کی موت کے ساتھ ہماری بھی موت ہوئی ہے اس لیے ہم ''جسم میں'' تو رہتے ہیں مگر ہمیں ''جسم کے مطابق'' چلنا نہیں ہے۔ یہ روح القدوس کا کام ہے کہ وہ ہمیں صلیب کے وسیلے نجات کو عملی طور پر اپنانے کی توفیق دیتا ہے۔

"کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف۔۔۔ جو مسیح یسوع کے ہیں انہوں نے جسم کو صلیب پر کھینچ دیا ہے" (گلتیوں5:17,24)۔ یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ معافی پانے والے گناہگار کو اس جنگ میں اکیلا نہیں چھوڑا جاتا کیونکہ خدا نے روح القدوس کو ہمارے دلوں میں بسیرا کرنے کے لیے اسی وجہ سے بھیجا ہے کہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی کا تحفہ دے اور ہمارے لیے تڑپ تڑپ کر آہیں بھرے اور ہماری شفاعت کرے۔ مبارک پاک روح ہمیشہ اس جسم کو صلیب پر لانا چاہتا ہے جو اس کے خلاف خواہش کرتا ہے تاکہ ہم اس کی مرضی پوری کریں۔ حقیقی تجربے میں جب ہم مسیح کی موت کے وسیلے نجات حاصل کر لیتے ہیں تو جسم کے مطابق زندگی زیادہ واضح طور پر نظر آنے لگتی یا زیادہ زندہ محسوس ہونے لگتی ہے! اسی وقت خدا

کا روح ہمیں خدا کے لکھے (تحریری) کلام پر قائم رہنے کی توفیق دے گا۔ وہ ہم پر صلیب کا مکاشفہ زیادہ سے زیادہ ظاہر کرے گا تا کہ ہمیں فرمانبرداری کا حقیقی علم ہو اور ہماری زندگی میں جسم کے کاموں کو ظاہر کرے گا کہ وہ کس طرح سے پوشیدہ ہیں اور کام کر رہے ہیں تا کہ ان کو صلیب پر کھینچ دیا جائے اور ہم ان سے آزاد ہو جائیں، جب پاک روح ہم پر ظاہر کرے کہ ہم میں کون سی باتیں اس کے خلاف ہیں یعنی ان پر مسیح کی موت کا اطلاق کرنا ضروری ہے تو پھر ہمارے لیے یہ ہی سچائی ہے کہ ہم جو مسیح کے ہیں اپنا کردار اس طرح ادا کریں کہ اپنے اندر جسم کی ان خواہشوں اور رغبتوں کو صلیب پر کھینچ کر مصلوب کر دیں۔

جسمانی یا نفسانی زندگی کے لیے ہمارا رویہ

"جسم کی خواہشوں کے لیے تدبیریں نہ کرو" (رومیوں 14:13)۔ ایسا اس وقت ہوگا جب ہم اپنے آپ کو مسیح کے ساتھ مصلوب سمجھیں گے اور جسم کی خواہشات پوری کرنے کے لیے تدبیریں نہیں کریں گے۔ "ایسا نہ ہو کہ آزادی جسمانی باتوں کو موقع بنے" (گلتیوں 13:5)۔ جسمانی خواہشات کو ذرا برابر موقع نہ دیں تھوڑا بھی نہیں کیونکہ یہ کل کو قوت پا کر آپ کے لیے مشکل بنا سکتی ہیں۔ اس لیے "جسم کا بھروسہ نہیں کرتے" (فلپیوں 3:3)۔ کسی بھی معاملے میں جسم پر بھروسہ نہ کریں اور نہ ہی اپنے آپ کو اجازت دیں کہ یہ سوچنا کریں کہ ہم یہ کر سکتے ہیں ہم وہ کر سکتے ہیں۔ جسم کو موقع اور جلال دینے سے بہتر ہے کہ ہم بے وقوف بنے رہیں۔ "اس پوشاک سے بھی نفرت کرو جو جسم کے سبب سے داغی ہو گئی ہو" (یہوداہ 23)۔ آیئے ہم خدا سے مانگیں کہ وہ ہمیں ایسی سمجھ دے کہ ہم اپنی خودی کی تباہ کاری سے بے پناہ ڈریں اور اس کی یعنی جسم کی بہترین حالت میں بھی اس خوف کھاتے رہیں تا کہ ایسی کسی سوچ میں نہ پڑ جائیں۔

روح کے مطابق زندگی

"تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے" (رومیوں 9:8)۔

جب ازلی و ابدی پاک روح ہم میں بسیرا کرتا اور ہمارے وسیلے خدا کے مرضی پورا کرتا ہے تب ہم ''روحانی'' ہیں۔ خدا کا مقصد ہمارے لیے یہ ہے کہ پاک روح مکمل طور پر ہم پر اختیار رکھے یعنی ہم میں مکمل طور پر اپنی مرضی ظاہر کرے تا کہ ہم نہ صرف روح القدوس کے مطابق زندگی بسر کریں بلکہ قدم بہ قدم روح القدوس کی مرضی پر چلیں تا کہ جسم کی خواہشات کو پورا نہ کرتے رہیں (گلتیوں 25:5)، جیسے جیسے ہم صلیب کے ذریعے نجات کو سمجھتے ہیں تو روح القدوس ہم پر خدا کے فرزندوں کی آزادی ظاہر کرتا ہے۔ خدا کی عظیم اور جلالی سچائی ہے جو روح القدوس ہم پر ظاہر کرتا ہے وہ یہ ہے کہ: روح القدوس ایک بچے کی طرح ہماری راہنمائی کرتا ہے (رومیوں 8:14) روح القدوس ہمیں خدا باپ کو ''باپ'' پکارنے میں مدد کرتا ہے (رومیوں 15:8) روح القدوس ہمارے خدا کے فرزند ہونے کی گواہی دیتا ہے

(رومیوں16:8) روح القدوس خدا کی مرضی کے مطابق شفاعت کرتا ہے(رومیوں26:8)۔

اب جو ایسا قادر ہے کہ اس قدرت کے موافق جو ہم میں تاثیر کرتی ہے ہماری درخواست اور خیال سے بہت زیادہ کام کرسکتا ہے ابدالآباد اس کی تمجید ہوتی رہے آمین! وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہ عنایت کرے کہ تم اس کے روح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ۔

اپنی جلالی صورت پر بنائے گا

ایمان سے آپ ''سمجھتے ہیں'' کہ مسیح کے ساتھ مر گئے اور پاک روح آپ کی زندگی میں مسیح کی موت کو لاگو کرتا جاتا ہے۔ جب آپ مسیح کی پیروی کرنے پر دل لگاتے ہیں تو روح القدوس آپ کی زندگی میں اور اعمال پر اپنی عجیب روشنی بڑھاتا چلا جاتا ہے جس سے زندگی کی تمام برائیاں اور کمزوریاں واضح ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر وہ ہمیں ان برائیوں اور کمزرویوں کو دور کرنے کی قوت اور توفیق عطا کرتا جاتا ہے جو مسیح کی صلیبی موت کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ اگر ہم رومیوں 6 کو مکمل تجربے کے لیے قبول کرتے ہیں اور کلام مقدس سے مزید کوئی حوالہ راہنمائی کے لیے شامل نہیں کرتے تو پھر آپ گناہ کو ''گناہ'' نہ سمجھنے کے خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ آپ اپنے اور خدا کے بارے میں مزید جاننے کے دروازے کو اپنے لیے بند کرنے اور روح القدوس کی روشنی کو اپنے اوپر پڑنے سے روکنے کے خطرات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ اور خدا اور اپنے بارے میں گہری تعلیم کو بھی نہیں حاصل کر پاتے، اور نہ ہی خدا کی خدمت پر قائم رہ پاتے ہیں کیونکہ آپ نے خدا اس عظیم محبت کا تجربہ عملی طور پر نہیں کیا جو گلگتہ یا کلوری کی صلیب پر مسیح خداوند نے ہمارے لیے کیا اور نہ ہی آپ گلتیوں20:2 کا عملی مطلب زندگی میں سمجھ پائے ہیں یعنی ''میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں'' کو آپ واقعی عمل میں نہیں لائے۔ لیکن ہم تو مسیح کی موت کے مشابہہ ہونے کے لیے بلائے گئے ہیں۔ ہماری زندگی کا ایک ایک پہلو اس کی ''موت کے مشابہہ'' ہونا چاہیے، جس میں ہماری شخصی زندگی کی تمام عادات، حرکات وسکنات اور تمام اقوال وافعال مسیح کی موت کے مشابہہ ہونے چاہیں۔ اس کے لیے ہمیں ہماری پوری زندگی درکار ہے یعنی آپ اپنی پوری زندگی ہر روز بلاناغہ مسیح کی موت کے مشابہہ ہونے کا تجربہ کرتے رہیں گے اپنے آپ کو اپنی مرضی اور رضا اور خوشی، اور ارادہ اور مقصد کو پیش کریں کہ وہ مسیح کی موت کے مشابہہ ہو جائے اور ایسا اس وقت تک کرتے رہنا ہے جب تک کہ ہمارے یہ مٹی کا بدن یعنی خاکساری کا خیمہ اور پست حالی کا بدن شکل بدل کر **'' مسیح خداوند کے جلال کے بدن کی صورت ''** اختیار نہ کرلے۔ (فلپیوں21:3)۔

☆ سوچیے: آپ کب مسیح کی جلالی بدن کی صورت اختیار کرنے کے لیے تیاری کریں گے اور کب سے اور کیا تیاری کریں گے؟